جہادِہند

صفر ۱۴۳۵ھ - DEC,2013

Khilafah is coming

This Ummah is about to awaken.

جہاد کا بہترین زمانہ کونسا؟

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ’’جہاد ہمیشہ میٹھا (پسندیدہ) اور تروتازہ رہے گا، جب تک آسمان سے بارش برستی رہے گی اور لوگوں پر ایسا زمانہ بھی آئیگا جب ان میں سے کچھ قرآن پڑھنے والے لوگ کہیں گے کہ یہ جہاد کا زمانہ نہیں ہے، پس جو شخص اس زمانے کو پائے (تو یاد رکھے کہ) وہی زمانہ جہاد کا بہترین زمانہ ہوگا، صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کیا کوئی شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ اب جہاد کا زمانہ نہیں رہا؟ تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ یہ بات کہیں گے جن پر اللہ (تعالیٰ) کی بھی لعنت ہوگی اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی بھی‘‘۔

(شفاء الصدور) (فضائل جہاد، ص:۴۲)

صفر ۱۴۳۵ھ / دسمبر ۲۰۱۳ء

شمارہ ۲

ترس گئے ہیں کسی مرد راہ دان کے لیے

اداریہ

اسلام کا سورج طلوع ہونے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جن مشکلات اور مصائب کا سامنا کرنا پڑا اگر تحریر میں لایا جائے تو ایک مکمل کتاب تیار ہوسکتی ہے، ایک آپ صلی اللہ علیہ وسلم تن تنہا کھڑے ہیں تو دوسری طرف اسلام کے مخالفین کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا غیر تو غیر اپنے بھی جن کی زبانیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریفیں کرتے نہ تھکتی تھی وہی لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کے سامنے خطرناک بند باندھ رہے تھے جو ساری زندگی دوستی کا دم بھرتے رہے اب وہ دشمنی پر اتر آئے تھے غرض آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے مصائب والام کا ایک لامتناہی سلسلہ تھا ایسے مشکل کھٹن مراحل میں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست باز ورہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حصے میں آنے والی مشکلات کو اپنے سینے پر سہا وہ نوجوان ہی تھے، وہ جوان مرد اور صاحب دل لوگوں کی جماعت جس کی تشکیل انتہائی بے سروسامانی اور کمپرسی کی حالت میں دارالارقم سے ہوئی، جن کے ذریعہ سے اسلام نے چہار دانگ عالم میں اپنے پرچم لہرائے جن کی قربانیوں کی بدولت محمد صلی اللہ علیہ وسلم دعوت دنیا کے ان گوشوں اور کناروں پر پہنچی جہاں تک کوئی بھی پیغام نہ پہنچ سکا۔

اقبال کی زبان میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت:

دشت میں دامن میں کہساروں میں میدان میں ہے
بحر میں موج میں آغوش میں طوفان میں ہے
چین کے شہر مراقش کے بیان میں ہے
اور پوشیدہ مسلمان کے ایمان میں ہے

یہ عزم وہمت سے لبریز یا سلام کی عظمت وتقدس سے سرشار جماعت نواجوانوں ہی کی تھی ملت کے وہ شیر دل نوجوان حضرات ہی تھے جن کی زندگی جہاد کے لئے وقف تھی، جن کا اوڑنا بچھونا آلات جہاد تھے جنھوں نے اسلام سے ورغلانے کے لیے میدان جنگ میں بڑے بڑے عذابات دکھ اور مصائب وآلام کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا وہ صبر وقربانی کی اعلی ترین مثالیں قائم کی، وہ نوجوان ہی تھے جنھوں نے شب وروز جہد مسلسل کر کے دین اسلام کے پرچم کو دنیا کے گوشے گوشے میں لہرایا، اسلام کی اس سلطنت کے قیام میں نوجوانوں کی کاوشیں، محنتیں، جرائتیں اور ہمتیں اپنی مثال آپ ہیں انہی نواجوانوں کی قربانیوں کی بدولت دو بڑی طاقتیں اور جبروت کے نشے میں چور عظیم سلطنتیں قیصر وکسری سلطنت اسلامیہ میں داخل ہوئیں اور اسلام کا سایہ عاطفیت مشرق میں سندھ کے شہروں میں اور شمال میں روس کے شہروں میں پھیلا، یہ جوانوں کی قربانیاں، جانفشانیاں تھی کہ بنوامیہ کے دور میں اسلام کی حکومت وسیع ترین پیانے پر پھیلی، یہاں تک کہ اسلا کے یہ نوجوان شہزادے فتح ونصرت کا پرچم لہرائے ہوئے ترکستان میں داخل ہوگئے غرض جہاں جہاں انسانوں کی بستیاں بسی تھی یہ اسلام کا پرچم لے کر وہاں وہاں تک گئے اور اسلام کے عظیم پرچم تلے مظلوم سسکتی انسانیت کو پناہ دی۔

آج اگر ہم مسلمان ہیں تو انہی نوجوانوں کی قربانیوں سے ہیں۔

ترس گئے ہیں کسی مرد راہ دان کے لیے   ہم نشان راہ دکھاتے تھے ستاروں کو

وہ نوجوان ہی تھے جنھوں نے ساری دنیا کی ظلمتوں کو مٹا کر اللہ کی زمین کے ہر حصے پر علم وعمل کی شمعیں روشن کیں دنیا کو گھٹاٹوپ اندھیروں سے

نکال کر چمکتے مہتاب سے روشناس کرا کے دنیاں کو منور کیا، ہم جب تاریخ کے اوراق پلٹتے ہیں تو شام کے شہروں، عراق کی مضافاتی بستیوں، اندلس کے باغات، ہند کے شہروں اور دنیا کے دوسرے مقامات اسے ان بہادر جفاکشی اور ملت کا درد رکھنے والے نوجوانوں کے حالات کو یاد کرتے ہیں جنھوں نے دن رات کی انتھک کوششوں سے علوم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل کیا اور مسجد نبوی، مسجد اقصی، مسجد قرطبہ، جامعہ ازہر، دارالعلوم دیوبند سے فارغ تحصیل ہو کر نکلے اور پھر علوم نبوت ساری دنیا میں پھیلانے کے لیے وہ وہ کارنامے سرانجام دیئے جو رہتی دنیا تک یاد رکھے جائیں گے، یہ وہ نوجوان ہی تھے جنھوں نے آزادی کا علم اس وقت سربلند کیا جب قومیں غلامی کی قید میں جکڑی ہوئی تھی عدل وانصاف کا یہ پرچم اس وقت لہرایا جب فارس وروم نے مختلف قوموں کو اپنی جنگی خواہشات کے لیے مسخر کیا تھا اور عقیدہ توحید انسانیت کے قلوب میں اس وقت رچایا بسایا جب ان کی عقلیں جاہلیت کے طوق سلاسل میں گرفتار تھی۔

ان نوجوانوں نے انسانیت کی تعمیر کے لیے مال ودولت کو اس وقت خرچ کیا جب دوسرے لوگ اس شب روز جمع کرنے میں ہمہ تن اور ہمہ وقت کوشاں تھے، ان نوجوانوں نے عزتیں اور آبرووں کی اس وقت حفاظت کی جب سرکش لوگ مظلوم عورتوں کو فروخت کررہے تھے اور شوکیسوں میں کھڑا کر کے بولیاں لگا رہے تھے، ان نوجوانوں کا ایک ہاتھ خدا تعالیٰ اور اس کے دین سے واقف ہوتا تو دوسرا ہاتھ لوگوں کی بھلائی میں مصروف عمل ہوتا، انہوں نے اپنی چاہتوں کو قربان کر کے انسانیت کی عظمتوں کو اجاگر کیا۔

بقول علامہ اقبال،

دین شیری غلاموں کے امام اور شیوخ   دیکھتے ہیں فقط ایک فلسفہ روباہی ،،،

جہاد ہند نوجوانوں کو دعوت دیتا ہے کہ وہ اپنے اسلاف کی یاد تازہ کریں اور ان علماو مصلحین سے گذارش کرتا ہو کہ جو اپنا حق ادا نہیں کر رہے ہیں حق کو پہچانتے ہوئے بھی حق بات کے اظہار پر گھبراتے ہیں۔

اے ہمارے علماء کرام! کیا ہمیں وہن کی بیماری نہیں؟ کیا ہمیں مرنا نہیں ہے؟ یہ جو خونِ مسلم کی ارزانی ظلم وستم کی داستانیں۔۔۔اور امت کے امرا ہیں جو انبیا کرام کے ورثا ہیں وہ اس بات کا فیصلہ نہیں کر پا رہے کہ حق کا ساتھی کون اور باطل کے ساتھ کون؟؟

اصل بات یہ ہے کہ ہمیں پتا ہے لٹیرے شب کے ٹھکانوں میں شریک جرم نہ ہوتے تو مخبری کرتے ہیں۔

اے طلبا کرام! وہ آپ ہی جس نے ہر دور میں اس امت مسلمہ کو طاغوت کے شکنجے سے بچا کر اسلام کے سائے میں آباد کیا آپ لوگ کسی کا انتظار نہ کریں وقت آئیگا نہیں بلکہ وقت آچکا ہے یہ کفار اور ان کے حواری آپ کے مساجد و مدارس تک پہنچ چکے ہیں تیار ہو جائیں!!!

میرے عزیز مسلمان نوجوانوں!!!

یہ وقت کفار مرتدین کے خلاف لڑنے کا ہے تعصب کے فتنے سے اپنے آپ کو، مہاجر، پٹھان، پنجابی، بلوچ، سندھی اور ہر زبان کے لوگ اگر کلمہ گو ہیں تو ہمارے بھائی اور دوست ہیں اگر ہمارا اپنا بھائی بھی دین مخالف سرگرمیوں میں ملوث ہے تو وہ ہمارا دشمن ہے، تیار ہو جاؤ ایسا نہ ہو کہ یہ آگ آپ کے گھروں تک پہنچ جائے پھر اس وقت کوئی بھی نہیں بچانے کو آئے گا سوائے ان مجاہد بھائیوں کے جو جہاد میں رات دن مصروف عمل ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کی مدد ان مجاہدین کے ساتھ ہے، اپنے تعلقات قائم کریں اللہ کی فوج کے ساتھ اور استقامت کی دعا کریں۔ یاد رکھو۔

یہ پیران سیاست میران لشکر اور مفتی و واعظ یہ سب شب کے محافظ ہیں سحر ہونے نہیں دیتے۔

شریعت یا جمہوریت

(ابنِ مختار فکراللہ اسرہ)

مرسی کی کرسی کیا گری جمہوریت کے پجاریوں نے طوفان سر پہ اٹھالیا، مرسی طرز حکمرانی کے قصیدے ہیں کہ ختم ہی نہیں ہورہے، جمہوریت کا راگ ہے کہ خاموش ہی نہیں ہوتا حالانکہ یہ وہی مرسی ہے جس نے جمہوریت کے کفر کا رنگین نقاب اوڑھ کر صحرائے سینا کے مجاہدین کے خلاف بڑے پیمانے پر آپریشن لانچ کیا تھا، اس وقت جمہوریت کے پوجاری دم دادے بیٹھے تھے، معاملہ دہشت گردوں کا تھا اسلامی خلافت کے لیے اسلامی اصولوں کو بنیاد بنا کر سنت کی روشنی میں جہاد کرنے والوں کا تھا لہذا کوئی کچھ نہ بولا، اب جبکہ مرسی کی کرسی کے پائے توڑ دیئے گئے ہیں جمہوریت کے پجاریوں کو "شدت پسندی "" کے خدشات لاحق ہوگئے ہیں اور سونے پر سہاگہ یہ کہ القاعدہ سے منسلک 'انصار الشریعہ' نامی تنظیم نے باقاعدہ تحریک کا اعلان کرتے ہوئے کاروائیوں کی ابتدا کردی ہے، **الحمدللہ**۔۔۔

اخبارات اٹھا کر دیکھیں مصر میں سسکتے، بلکتے اور ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مرنے والے مسلمانوں کی تصاویر سے بھری ملیں گی، ان سب کا ایک ہی رونا ہے کہ جناب مرسی کو حکومت کرنے کا موقع دینا چاہیئے تھا، تاکہ جمہوریت کا پودا مصر میں پروان چڑھتا اور یہ کہ مصری فوج نے جمہوریت پر شب خون مار کر کوئی نیک کام نہیں کیا، جمہوریت میں لتھڑے، ہوئے تمام مفکر اس بات پر بہت خوش ہیں کہ ہزاروں مسلمانوں کی شہادت کے باوجود اخوان نے "" تشدد "" کا راستہ اپنایا بلکہ جمہوری طرز عمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے چپ چاپ خود کو گولیوں کے سپرد کردیا۔۔۔۔ آفرین صد آفرین۔۔۔ اس جان نثاری پر۔۔۔

پاکستان کے تقریبا تمام نام نہاد مذہبی جماعتیں اخبارات چیخ چیخ کر دہائیاں دے رہے ہیں کہ جنرل سیسی کے خلاف اقوام متحدہ کو نوٹس لینا چاہیے کبھی اس توپ کا رخ انسانی حقوق کی تنظیموں کی طرف ہوجاتا ہے کہ وہ انسانی حقوق کی پامالی کا نوٹس لے۔ ان تمام مطالبات پر بے اختیار ہنسی آتی ہے،،، سوچتا ہوں کہ کیا واقعی اتنے سادہ لوح ہیں !!! کس کی لونڈیاں ہیں!!! پھر خیال آتا ہے کہ نہیں یہ سب اس کھیل کا حصہ ہیں، یہ سب انہی کے میرے ہیں، زرخرید غلام ابن غلام ہیں۔۔۔ ان سب کا کام قوم کے نوجوانوں کو گمراہ کرکے صرف پرامن احتجاج تک محدود رکھنا ہے ان سب کی یہ پالیسی ہے کہ نوجوان جہاد کے مقدس راہوں پر ہرگز نہ چلنے پائیں اسی لیے یہ جمہوریت کا راگ الاپتے رہتے ہیں، اسی کے عوض ان کے پیٹ بھرے جاتے ہیں، ہماری قوم جمہوریت کے کمبل سے ایسے چمٹ گئی ہے کہ کبھی کمبل خود اسے چھوڑنا چاہے تو یہ کمبل نہیں چھوڑتا اور یہ سب کیا دھرا ان نام نہاد اسلامی جماعتوں کا ہے مفکروں اور میڈیا کا ہے جو جمہوریت کے کفر کو عین اسلامی بتلاتے نہیں تھکتا ورنہ کون نہیں جانتا کہ طرز حکمرانی دو ہزار برس سے قبل وجود میں آئی اور کفر نے بعد ازاں اسے ملت اسلامیہ کے سر پر مسلط کرکے نوجوانان اسلام کو اسلامی خلافت سے دور کیا، لوگوں کی حکمرانی لوگوں کے ذریعہ سے لوگوں کے لیے "" کا نعرہ کس طرح اسلامی ہوسکتا ہے، جبکہ اس کے ہر لفظ سے کفر ٹپکتا ہے۔

الجزائر کی ''**اسلامک سالویشن فرنٹ**''، ترکی کی "رفاہ پارٹی" فلسطین کی "حماس" اور اب مصر کی "الاخوان" کا حال کس سے

پوشیدہ ہے؟ان تمام جماعتوں نے جمہوریت کے کفری راستے پر چل کر شریعت اسلامیہ کی منزل چاہی ان سب کا حال یکساں ہے ان سب کو اسی ملک کی فوج نے سائڈ لائن کر دیا کہ ان کی لبرل فوجیں اسی کام کے لیے بنائی گئی ہیں ، یہ تمام افواج اپنے ہی ملک میں اسلامی شریعت کے حامیوں کا سر کچل کر امریکہ اور اس کے بغل بچے اسرائیل کی محافظ ہیں ،ان کی تربیت کے خطوط ، وردیاں ،طواطوار ، اہداف ، رہن سہن بود باش فکر وعمل غرض سب کچھ مغربی ہے ،تو یہ مغرب زدہ مسلح افواج امریکہ اس لیے تو نہیں پالتا کہ وہ ملک میں اسلام کی ترویج کی نگہبانی کریں ،ان کا تو صرف ایک ہی مقصد ہے کچھ بھی کرنا ہے میرے ملک میں شریعت کا نفاذ نہیں ہونی چاہیئے ، چاہے اس کے لیے ہزاروں مسلمانوں کا خون ہی کیوں نہ بہانا پڑے ، آج لوگ مصر کی فوج کو گالیاں بکتے ہیں اخبارات کے صفحات ان پر تنقید سے بھرے پڑے ہیں کہ جناب اسرائیل اور امریکی ایما پر مصری عوام کا خون ارزان کر دیا گیا ہے ، یہی کام پاکستان فوج کرے تو سب کو سانپ سونگھ جاتا ہے ، لال مسجد آپریشن ہو کہ وزیرستان پر وحشیانہ بمباری ، امارت اسلامیہ افغانستان کے سقوط میں افواج پاکستان گھناونا کردار ہو کہ عقوبت خانوں میں مجاہدین پر وحشیانہ تشدد و ماورائے عدالت قبل ، ، ،کوئی کچھ نہیں بولتا ،کسی کے پیٹ میں جمہوریت یا انسانی حقوق کا درد نہیں اٹھتا ،مصر و شام میں وہاں کی افواج مسجدوں کی حرمت پامال کریں تو یہاں کے مفتیان اکرام دھڑ سے کفر کا فتویٰ صادر فرما دیتے ہیں جبکہ " یہی کام پاک فوج تو مفتی اعظم بھی سیاسی بیان داغ کر دامن چھڑا لیتے ہیں ، بات کہیں اور چلی گئی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

لوگوں کو سادہ سی بات کیوں سمجھ میں نہیں آتی کہ امریکا کو صرف وہ نظام درکار ہے جو اس کے مفادات کی نگہبانی کرتا ہو ، اسے جمہوریت سے کوئی غرض نہیں ہے مثلا امریکہ سعودی عرب میں بادشاہت کی حمایت کرتا ہے ، مصر میں اسرائیل کے تحفظ کے لیے اس نے جمہوری حکومت کا تختہ الٹ کر سیسی کی حمایت کی ، ترکی کی جمہوری حکومت کے خلاف مسلسل سازشوں میں مصروف ہے دس سال تک جنرل مشرف کی پیٹھ تھپکتا رہا وغیرہ وغیرہ ، ، ، جمہوریت کا جھنجھنا محض دکھاوے کے لیے ہے ، یہ مداری وہ ڈگڈگی ہے ، جسے بجا بجا کر وہ لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے ۔

اگر لوگ سمجھتے ہیں کہ ملت اسلامیہ کا مستقبل جمہوریت میں پنہاں ہے تو وہ سخت غلطی پر ہیں کیونکہ کفری نظام حکمرانی کسی طرح بھی ملت اسلامیہ کی امنگوں کی ترجمانی نہیں کر سکتا ، اگر یہ نام نہاد اسلامی جماعتیں سمجھتی ہیں کہ پر امن طریقے سے جدو جہد کرتے ہوئے پارلیمنٹ کے ذریعہ سے اسلام نافذ کر دیں گی تو یہ دیوانگی سے بڑھ کے کچھ بھی نہیں ہے ، اس بات کے جواب میں ترکی کی مثال پیش کی جاتی ہے ، تو عرض ہے کہ ترکی میں کونسا اسلام کا نافذ ہے ، جس ملک میں مساجد کے ساتھ نائٹ کلب کھلے ہوں تو یہ نفاق کی عمدہ مثال تو ہو سکتی ہے شریعت کی بالکل نہیں ۔

پاکستان میں گذشتہ 67 سال سے پر امن جدو جہد جاری ہے نتیجہ سب کے سامنے ہے ایک مرتبہ بھی ایسا نہیں ہوا کہ ان نام نہاد اسلامی جماعتوں نے اکثریت حاصل کی ہو اور اگر بالفرض محال یہ ایسا کرنے میں کامیاب بھی ہو جائیں تو 6 لاکھ مسلح افواج کا جتھا ان کی راہ میں کوہ گراں ثابت ہو گا ، چلیں مان لیتے ہیں کہ انہوں نے یہ سنگ میل بھی عبور کر لیا اور حکومت بچانے میں کامیاب بھی ہو گئے ، تو سو فیصد اسلام تب بھی نافذ نہیں کر سکتے ۔

دنیا کے موجودہ منظر نامے میں اس کی کئی مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں ، سعودی عرب جہاں بادشاہت ہے مکمل شرعی نظام قائم نہیں ہے خود امام کعبہ السدیس نے گواہی دی کہ سعودیہ صرف 25 فیصد شریعت کا حامل ہے ، دوسری جانب حماس کی حکومت اور ترکی میں طیب اردگان کی حکومت جمہوریت سے لپٹا اسلام ہے ، دونوں ممالک میں صرف نام اسلام ہے ورنہ شراب خانے نائٹ کلب اور قحبہ خانے دن دھاڑے اپنا مکرہ دھندا نہ چلا پاتے ۔ ۔

یہ کیسے ممکن ہے کہ کفر کی جڑ سے اسلام کا پودا پھوٹے یہ تو ایسے ہی ہے کہ کوئی شراب سے دودھ بنانے کی مشق کرے ۔

قرآن مجید نے نسخہ کیمیا آج سے 14 سو سال قبل عطا فرمایا،

وقاتلوھم حتی لاتکون فتنه .... الخ

رسول کریم ورہبر اعلی صلی اللہ علیہ وسلم نے شرک کے فتنے کو جڑ سے ختم کرنے کے لیے جان ومال سے جہاد کا عملی نمونہ اپنی امت کے سامنے پیش فرمایا، اوراسی جدوجہد میں آپ کے دندان مبارک بھی شہید ہوئے، خود کی آہنی کڑیاں بھی چہرہ مبارک میں پیوست ہوئیں، کوئی مفسر کوئی محدث کوئی عالم کہیں یہ ثابت نہیں کرسکتا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ سلم نے جمہوری عمل کے ذریعے تبدیلی لائی بلکہ تمام لوگ اس بات پر متفق ہیں کہ حضور اکرم نے کفر کا سر کچلنے کے لیے جہاد بالسیف کی راہ اپنائی اوراس کا حکم خود اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں اپنے آخرالزمان کو دیا، پھر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیھم اجمعین کی خلافت کوصرف سرسری انداز سے دیکھنے سے یہ بات عیاں ہوجاتی ہے کہ خلفائے راشدین کا چناؤ کسی الیکشن سے نہیں ہوا تھا، اسلام کی تاریخ اٹھا کر دیکھ لیجئے بادشاہت تو جابجا نظر آئے کی مگر الیکشن، احتجاجی مظاہرے، دھرنے اورنعرے بازی، سیاسی وانتخابی مہم کہیں نہیں ملے گی، یہ نحوست امت مسلمہ میں 19 ویں صدی میں خلافت عثمانیہ کے بعد دکھائی دیتی ہے جبکہ اس کفر کو ہمارے سروں پر مسلط کرنے والے خود بادشاہت کے زیر سایہ اپنے ملک چلانے میں مصروف عمل تھے۔

موجودہ دور میں طالبان نے محض ۱۲ برسوں میں عملی جہاد کے ذریعہ امارت اسلامیہ کی بنیاد رکھ دی، شام میں اسی مبارک عمل نے محض 3 سال کے اندر مجاہدین کو ملک کے بیشتر حصے پر قبضہ عطا فرمایا، عراق 2008 کے امریکی حملوں کے بعد چارسال شدید جنگ کے بعد ملک کے 80 فیصد حصے پر شریعت مطہرہ کے جھنڈے لہرانے لگے، صومالیہ، یمن، الجزائر، لیبیا وغیرہ کی مثالیں ثابت کرتی ہیں کہ اگر حقیقی تبدیلی کے خواہاں لوگ جہاد وقتل کی رسی کو تھام لیں تو بہت جلد نظام کی تبدیلی عمل شروع ہوجاتا ہے اور صحیح معنوں میں بغیر کسی خوف کے مسلمان سو فیصد شریعت کے نظام کو نافذ کرنے کے قابل ہوجاتے ہیں، کیوں کہ تبدیلی طاقت کے ذریعہ سے آئی ہے، راہ میں حائل تمام رکاوٹیں نیست نابود کرکے، راہ کے تمام کانٹے جلا کر شریعی نظام کی منزل کا حصول ہوتا ہے، اب جبکہ تبدیلی آ گئی تو کوئی فتنہ سر اٹھانے کے قابل نہیں رہتا، اور مسلمان تمکنت حاصل کرتے ہیں، دوسری طرف اگر اسلام پسند جمہوری طریقے سے پارلمینٹ تک پہنچیں تو سو فیصد تبدیلی ممکن ہی نہیں، دنیا میں اس کی ایک بھی مثال پیش نہیں کی جاسکتی، اکثر وبیشتر یہی ہوا کہ ملکی افواج نے تختہ الٹ دیا ورنہ بیرونی دنیا نے ناطقہ بند کرکے حکومت گروادی حالانکہ وہ سوفیصد اسلامی بھی نہیں ہوئی مگر کیا کیجئے کفر کو ایک فیصد اسلام بھی قبول نہیں۔

میرے رب نے سچ فرمایا: ''یہ تم سے اس وقت تک راضی نہیں ہوں گے، جب تک تم ان کے دین کی پیروی نہ کرنے لگو'' (البقرہ)

میرے مسلمان بھائیو !!

عملی جہاد کے نتائج آپ کے سامنے ہیں جمہوری جدوجہد بھی آپ نے اچھی طرح دیکھ لی ہے، قرآن کریم کی ہدایات، نبی کی سنت مبارکہ، وصحابہ کرامؓ کا دیکھا بھالا ہے، مجاہدین اسلام کی عملی جدوجہد آپ کو اس عظیم راہ کی طرف دعوت دیتی ہے، ہے جہاں محض چند سالوں کی قربانیوں وجدوجہد کے بعد کامیابی آپ کے قدم چومتی ہے، شریعت کے نفاذ کی اس مبارک جدوجہد میں ہر طرف بھلائی ہے مرگئے تو شہید ورنہ فتح آپ کے منتظر ہے، ۔

ایک مجاہد کی بیوہ کا دل لرزا دینے والا انٹرویو......

(عمار خاسار)

سوال: سب سے پہلے، آپ کے شوہر (تقبلہ اللہ) کے بارے میں اور میدان جہاد پر جانے کے بارے میں بات کرنے سے پہلے، ہم آپ سے آپ دونوں کا شروع سے قصہ جاننا چاہیں گے۔ اگر وہ مجاہد تھے تو آپ دونوں کی شادی کب ہوئی۔۔۔ کیا انھوں نے قافلہ جہاد میں بعد میں شمولیت اختیار کی؟

ام مھند: سب تعریفیں اللہ کے لئے اسی طرح ہو کہ جس طرح اس عظیم الشان ذات اور عظیم اقتدار والے رب کے لئے ہونی چاہئیں۔ درود و سلام ہو ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ان کے اہل وعیال پر اور ان کے تمام صحابہ اکرام رضوان اللہ اجمعین پر۔۔۔

اس ملاقات کو منعقد کرنے پر میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہو اور اللہ سے دعا کرتی ہوں کہ وہ آپ کو اور مجھے اس امت (مسلمہ) کے حق کے لئے بہترین کام کرنے میں کامیابی نصیب عطا فرمائے، اور اس سے پہلے کہ ہم بات کریں ہمیں یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ یہ معاملہ اللہ کی طرف سے خالصتاً کامیابی اور نعمت ہے۔ ہم اللہ تعالی سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں حق پر ثابت رکھے (آمین)۔

اللہ کا شکر ہے میں ایک دینی گھرانے میں بڑی ہوئی، مگر میری زندگی کا اصلی مقصد اس وقت اللہ کے لئے کام کرنا نہیں تھا، بلکہ وکالت اور پیروی کرنا تھی۔ میں بوسنیا کے واقعات کے بارے میں اور اس کے بعد چیچنیا کے جہاد کے بارے میں خصوصی دلچسپی رکھتی تھی۔ پھر میں نے مجاہدین کی پہلی وڈیو دیکھی (جو کہ چیچنیا میں عید کی خوشیوں کے بارے میں تھی)۔ مجھے ایسا لگا کہ اس جہاں میں ہمارے ساتھ ایک الگ ہی دنیا بستی ہے جس کے مکین اصحاب رسول کے دور کے لوگ ہیں اور میں کبھی کتابیں (صحابہ اکرامؓ کی زندگی کے واقعات کے متعلق کتابیں) پڑھتے تھکتی نہیں تھی اور جب بھی مجھے جہاد کی تڑپ ہوتی، میں اپنے آپ سے کہتی؛ تم ان میں سے کہاں ہو؟ اور راستہ کہاں ہے؟ وہ کیسے اور یہ کیسے وغیرہ وغیرہ۔۔۔

میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ میں ایک مجاہد سے شادی کروں گی۔ میں اپنے آپ سے پوچھا کرتی تھی کہ وہ کہاں سے آئے گا؟ میں اپنے گھر والوں کو کیسے راضی کروں گی!!!؟ کون مجھے سمجھے گا اور کون میرے اہداف و مقاصد کو سمجھے گا !!!؟ مجھے اس ذلت آمیز زندگی نے بیمار کر دیا تھا اور میں نے فیصلہ کیا کہ میں شادی اس وقت تک نہیں کروں گی جب تک شادی دین کے بنیادی اصولوں سے بالاتر ہوئی۔ میں اس حد تک چلی گئی کہ جب بھی میں رات کے آخری پہر میں اٹھتی تو میں دعا کرتی کہ میں شادی کئے بغیر ہی مر جاؤ اور اس دھوکے والی زندگی سے آزاد ہو جاؤ۔ اس طرح کئی سال گزر گئے اور مجھے احساس ہوا کہ مجھے اب تک موت نہیں آئی ہے!!! اور اس کے ساتھ ساتھ مجھے میرے والدین نے بھی شادی کے حوالے سے زور دینا شروع کر دیا، پھر میں نے دعا کی کہ کیوں نہ میں اللہ سے دعا کروں کہ وہ مجھے مجاہد شوہر نصیب کر دے کیونکہ وہ رب تو ہر چیز پر قادر ہے۔

''اور تمھارا رب کہتا ہے کہ تم مجھ سے مانگو میں تمھیں ضرور سنوں گا'' (الغافر)

''بھلا (اللہ کے سوا) کون ہے جو بے قرار کی دعا قبول کرتا ہے اور برائی کو دور کرتا ہے'' (النمل)

جہاں تک میرے شوہر کا تعلق ہے اللہ ان کو قبول کرے تو ان کا بھی یہی معاملہ تھا، وہ بھی جہاد کے راستے کے متلاشی تھے اور اس کے لئے اللہ سے دعا کرتے رہتے تھے اور یہ بھی دعا کرتے رہتے تھے کہ ان کو شادی نہیں کرنی، اور پھر وہ اللہ سے اپنی خواہشات کی دعا کرتے رہتے،،،، وہ کہا کرتے تھے کہ ان کو ایسی بیوی بالکل نہیں چاہیے کہ جو تنخواہ کے آنے پر یہ کہنا شروع ہو جائے کہ مجھے کپڑے اور ہیرے جواہرات چاہیے، بلکہ ایسی بیوی چاہیے جو کہے

کہ اتنا افغانستان کے لئے ہے اتنا چیچنیا کے لئے وغیرہ وغیرہ۔

راستہ ڈھونڈتے وقت اور جہاد میں شمولیت اختیار کرتے وقت بھی ایسا نہیں تھا کہ جیسا ہونا چاہیے۔ میں اس عرصہ کو ایسا بیان کرتی ہوں کہ گویا ایسے جذبات و احساسات کہ جو عملی جامہ سے عاری ہوں۔ جب ہماری ملاقات ہوئی تو انھوں نے پوچھا: تمھیں کہاں رہنا ہے۔۔۔ میرے گھر والوں کے قریب یا اپنے؟ میں نے کہا: مجھے یہاں گھر نہیں چاہیے، بلکہ ہمارا گھر افغانستان ہوگا۔

اللہ کے اذن سے شادی کے بعد میں ان سے کہا کرتی تھی کہ میں نے جو بھی اللہ سے آپ کے بارے میں مانگا، وہ مجھے ملا (اچھے اخلاق، اعلی عزم اور علم) مگر مجھے ایک چیز نہیں ملی (میرا مطلب عملی جہاد تھا) اور وہ کہا کرتے تھے (اللہ ان کی شہادت قبول کرے) تو اللہ سے دعا کرتی رہو حتیٰ کہ وہ قبول ہو جائے۔

سوال: وہ دن کیسا تھا جب وہ روانہ ہو رہے تھے اور الوداع کہہ رہے تھے؟

ام مھند: پلک جھپکتے ہی ہماری رفاقت کا باب بند ہو گیا۔۔۔ بحر حال یہ تو فانی دنیا ہے، میں نے کتنا سوچا تھا اور امید کی تھی کہ میرے مجاہد شوہر جہاد کے راستے پر کار بند ہوں اور میری یہ تمنا بہت جلدی پوری ہوئی، مگر اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے اور خشوع و خضوع سے اللہ کی طرف رجوع کرتے ہوئے اور ایمانداری کے ساتھ، صحیح راستے کا چنا کرنا ہی اصلی کامیابی ہے۔ اللہ نے ان کو چن لیا اور کامیاب کیا (نحسبه كذالك والله حسبه)۔

''یہ اللہ کی نعمتیں ہیں'' (الجمعہ)

ہم اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے ایسی عظیم نعمت کا سوال کرتے ہیں۔

اب میں ان کی روانگی سے پہلے کے لمحات کا ذکر کرنے کی کوشش کرتی ہوں، وہ جذبات اور خواہشات سے لبریز تھے، اور راہ جہاد پر سوچے سمجھے بغیر کوئی کام نہیں ہوتا، ہم نے کئی بار سوچا، ہم نے تو نشریاتی کام بھی کیا اور فنڈ بھی جمع کئے، مگر ہر ہدف کے لئے ایک راستہ متعین ہے اور ہر مقصد کے حصول کے لئے ویسا ہی عمل درکار ہوتا ہے۔ اپنے نفس سے جہاد کرنے کے لئے اور میدان رباط و جہاد تک پہنچنے کے لئے (چاہے آپ ارض الجہاد میں ہی کیوں نہ رہتے ہوں) تیاری اور تلاش کی بہت ضرورت ہوتی ہے۔

جہاد کے مختلف درجوں کے متعلق شک میں نہ پڑیں، یقیناً یہ سارے جہاد کے طریقے ہیں مگر سب کی فضیلت یکسر نہیں ہے اور اللہ اس کو ہی نصیب کرتا ہے جس سے وہ راضی ہو۔ مگر مسئلہ یہ ہے کہ ہم اپنے آپ کو راستے کے شروع میں ہی کھڑے ہونے (Escalator) تک محدود کر لیتے ہیں، یہ ایسا ہی ہے جیسے رکی ہوئی، چلتی سیڑھی کہ شروع میں ہم کھڑے ہو جائیں اور دوسری طرف پہنچنے کا انتظار کریں!

ہجرت سے کچھ عرصہ قبل میں نے غور کیا کہ ان میں واقعی تبدیلیاں اور جذبات، عزائم و خیالات میں غیر معمولی گرمی رونما ہو رہی ہیں، (اللہ ان کی شہادت کو قبول کرے) جیسے کوئی سوگوار ماں اپنے بچے کی تلاش میں ہو، تاہم جب بھی وہ کسی بندے میں خیر دیکھتے تو اس سے چپک جاتے حتیٰ کہ ان کو معلوم ہوتا کہ اس بندے کو جہاد کے راستے کے متعلق کوئی معلومات نہیں ہیں، پھر وہ رنج و غم میں مبتلا ہو جاتے۔ میں ان کے چہرے پر نور بھی دیکھتی اور اس سے مجھے اندازہ ہوتا کہ ان کی روانگی کے دن قریب ہیں اور یہ ان کے آخری دن ہیں اور ملاقات کا سورج غروب ہونے کو ہے، اور ہماری جدائی کے دن بھی قریب ہیں، میں اپنے آنسوں کو ان سے چھپا لیتی اور ان کو اپنے احساسات کے بارے میں جھوٹ بھی بولتی حتی کہ یہ خوش خبری آ گئی کہ ان کو ایک قافلے کے ساتھ روانہ ہونا ہوگا۔۔۔، اس اچھی خبر کے باوجود، میرے لئے یہ ایک بڑا دھچکا تھا کیونکہ میں نے یہ کبھی نہیں سوچا تھا کہ وہ میرے بغیر ہی چلے جائیں گے، مگر پھر مجھے خیال آیا کہ مجھے ان کی حمایت کرنی چاہیے نہ کہ ان کے راستے میں روڑے اٹکاؤں، تاہم میں ان کو ابھارتی رہی تا کہ وہ ثابت قدم رہیں اور یہ راستہ

ان کے لئے بند نہ ہو۔ پھر انھوں نے سفر کے لئے کاغذی کاروائی شروع کر دی اور پھر وہ ایک بہت سخت مشکل میں پھنس گئے کہ جیسے جیسے وقت قریب آتا جا رہا تھا اور وہ اس کا حل تلاش نہیں کر پا رہے تھے، وہ ایک قسم کا امتحان تھا۔ حوصلہ شکنی کرنے والے عناصر کا زور بڑھتا جا رہا تھا اور انہیں روکنے کے لیے ہر طرف سے ان پر بڑے سے بڑے جہاد سے پیچھے ہٹنے کے محرک حملہ آور ہو رہے تھے، یہ اس کا بیٹا ہے، اس کو پیار کون دے گا اور کھلائے گا کون؟، یہ سن کر ان کا لگاؤ اپنے بیٹے سے اس حد تک بڑھ گیا کہ وہ گھر سے باہر نہیں نکلتے جب تک کہ اپنے بیٹے کو بلا کر پیار نہ کر لیں۔ اور ''وہ اپنے بچوں کو کہاں چھوڑیں گے؟''، اپنے بھائیوں اور والدہ کے لئے کوئی درھم دینار نہیں چھوڑ کر جا رہا (کچھ کمایا ہی نہیں)۔ کوئی کہتا کہ اس کو جانے سے پہلے اپنے والدین اور اپنے ماتحت لوگوں کے لئے کوئی بندوبست کرنا چاہیے، جن کو اس کی اشد ضرورت ہے۔ ایک اور کہتا کہ اس کو مال سے جہاد کرنا چاہیے اور اس سے جہاد کو زیادہ فائدہ ہوگا بنسبت جان سے جہاد کرنے کے (اس کی بات تو ٹھیک ہے مگر وہ جس زاویے سے کہہ رہا تھا وہ غلط تھا)۔ یہ تو ایک جان ہے اور اللہ کی جنت کی قیمت تو بہت زیادہ ہے اور اگر جہاد کو لوگوں کی ضرورت نہیں ہوتی (کیا آج جہاد کو جانوں کی ضرورت نہیں؟)۔ مگر اللہ کے اذن سے پھر معاملہ آسان ہو گیا اور وہ ایک اضافی دن کے لئے بھی نہیں رکے، اور آخری حوصلہ شکن بات یہ تھی کہ تم اتنے عرصے سے کاغذی کاموں میں مصروف تھے، اپنے بیوی بچوں کو الوداع کرنے کے لئے ایک دن مزید رک جاؤ۔ اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ ہر لمحہ جو وہ ہمارے ساتھ گزار رہے تھے وہ ہمیں جہاں سے زیادہ عزیز تھا مگر میں بھی ان کی طرح خوف زدہ تھی کہ ہمارے لئے راستہ مزید مشکل ہو جائے گا، اگر ہم کمزور پڑ گئے۔ میں نے لوگوں کے رویے کی بالکل حمایت نہیں کی اور ان کو حوصلہ دیتی رہی کہ اللہ کے نام کے ساتھ ڈٹے رہیں۔ ان کے دوست ایک ایک کر کے پیچھے ہٹتے گئے، جنھوں نے وعدہ کیا ہوا تھا اور قسم کھائی ہوئیں تھیں۔ جیسے جیسے روانگی کا دن قریب آتا کوئی نہ کوئی معذرت کر لیتا، ہم اللہ سے ان کے لئے دعا گو ہیں۔ حتی کہ روانگی سے ایک دن پہلے ان کے آخری دوست نے ان سے رخصت مانگ لی۔۔۔ پھر میرے شوہر میرے پاس آنسوں بھری آنکھوں کے ساتھ آئے اور کہا؛ کاش کہ تم مرد ہوتیں کہ میں تمھیں اپنے ساتھ لے جاتا!!!

انھوں نے اکیلے ہی لخت سفر باندھا۔۔۔۔ ہجرت کے لئے۔۔۔۔ اور اللہ ان کے ساتھ تھا۔

جہاں تک احساسات کا تعلق ہے، تو الفاظ اس کو بیان نہیں کر سکتے، کیونکہ ہم انسان ہیں اور جب آنحضرت ﷺ سے آنسوؤں کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا؛ ''یہ اللہ کی طرف سے بندوں پر ایک رحمت ہے، وہ ایسے حسین احساسات تھے جن میں بہت خوشی بھی تھی اور بہت غم بھی۔'' خوشی کی مسکراہٹ اور غموں کے آنسوں کی ایک ایسی شدید کشمکش سی تھی کہ چہرے پر ایسی مسکراہٹ چھائی ہوئی تھی کہ زبردستی آنسو رکے ہوئے تھے۔۔۔۔۔ خوشی اس بات کی کہ اللہ نے ان کے راستے کے لئے آسانی فرمائی، اور افسوس اس بات کا کہ ہم جدا ہو چکے ہیں اور وہ اچھے لوگوں سے جا ملے ہیں۔ میں نے بہت کوشش کی تھی کہ اپنی جدائی کے غم کو چھپاؤں اور خوشی کا اظہار کروں۔ ان کے جانے کی تیاری کے لئے میں نے خود ان کے تمام کاغذات کو ایسے جمع کیا جیسے کوئی ماں اپنے بیٹے کی شادی کے لئے اسے تیار کر رہی ہو، درحقیقت آخری لمحات میں میری آنکھوں سے آنسوں نکل آئے تھے مگر میں نے فوراً قابو میں کر لئے، یہ ایک خالص کامیابی تھی جو میرے رب کی توفیق سے مجھے نصیب ہوئی، تا حال یہ کہ وہ روانہ نہ ہو گئے، اور اس کے بعد تو مجھے ایسا لگا جیسے گویا میری روح ان کے اندر ہے۔

سوال: آپ کے بچوں کے کیا تاثرات تھے اور کیا ان کو پتا ہے کہ ان کے والد کہاں ہیں؟ اور کیا وہ اپنے والد کو یاد کرتے ہیں؟

ام مھند: بچے ان کو یاد کرتے ہیں اور ان کے بارے میں پوچھتے ہیں، کبھی کبھی وہ روتے بھی ہیں، خصوصاً ان کی روانگی کے بعد شروع کے دنوں میں تو وہ بہت

روتے تھے۔ ان میں سے ایک کا تو حال یہ تھا کہ وہ بہت عرصے تک انتظار کرتا رہا اور وہ دروازے کے سامنے یا کھڑکی کے ساتھ سوجاتا اور جب دروازے پر دستک ہوتی تو وہ اپنے والد کا نام پکارتے ہوئے دروازے کی طرف لپکتا۔ کئی بار ایسا ہوا ہے کہ وہ یہ تصور کرتا نظر آتا ہے کہ وہ ان کے سامنے کھڑا ہے اور ان سے باتیں کرر ہا ہے، ان کو ہنسا رہا ہے اور پھر وہ چھلانگ لگاتا ہے جیسے ان سے کھیل رہا ہو۔ اس کو ان کے نکلنے کے دن اور الوداع کے آخری لمحات بہت اچھی طرح یاد ہیں، جبکہ میں سمجھ رہی تھی کہ وہ اس سے بالکل ناواقف ہے مگر ان کی روانگی کے مناظر اس کی یاداشت میں سما گئے ہیں اور بہت عرصے بعد بھی میں نے اسے واضح تفصیلات کے ساتھ ان مناظر کو بیان کرتے ہوئے سنا! بہت کم عمر سے ہی یہ بچے مجاہدین کی نشر کردہ ویڈیوز دیکھتے رہے ہیں، خصوصاً امیر خطابؒ کی، اور وہ کبھی ان کو دیکھتے ہوئے تھکتے نہیں ہیں۔ اس ڈر سے کہ کہیں یہ لوگوں میں یہ باتیں نہ کریں اور لوگوں کو پتا چلے، میں ان کو ان کے والد کی جہاد کی طرف ہجرت کے متعلق نہیں بتا سکی، کیونکہ جہاد کی طرف ہجرت اس ملک میں بہت ہی کم بھائی کرتے ہیں اور اللہ کی ذات ہی بہترین حامی و مددگار اور بہترین کارساز ہے جس پر ہم بھروسہ کرتے ہیں۔ پھر بڑا بیٹا (جو کہ ہے تو چھوٹا ہی) ان ویڈیوز اور اپنے والد کی غیر موجودگی کو آپس میں منسلک کرتا ہے اور وہ اپنی مجاہدین سے محبت کی وجہ سے ان کے بارے میں پوچھتا ہے اور یہ کہ وہ کیسے سوتے ہیں اور پھر پوچھتا تھا کہ ان کے بچے کہاں ہوتے ہیں؟ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ان کے بچے تو ہوتے ہیں مگر وہ ان کو اپنی ماں کے ساتھ محنت مشقت کرنے کے لئے چھوڑ جاتے ہیں اور ایسا لگتا ہے کہ میرے ابا بھی انہی کی طرح چلے گئے ہیں۔۔۔ کیا ایسے ہی ہے؟ نہیں نہیں، ایسا ہی ہے۔۔۔ میں انہی کی طرح کروں گا۔

جب اس کو یہ بات سمجھ آ گئی تو میں نے اس کو ٹھنڈا کیا اور سمجھانے کی کوشش کی کہ اس کے لئے ابھی کیا مناسب ہے اور پھر میں نے اس سے کہا کہ یہ اللہ کا حکم ہے اور پھر میں اس کو حضرت ابراھیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کا قصہ سنایا اور درس دیا کہ اللہ کے دین کے لئے ہمیں محبوب ترین چیزوں کو قربان کرنے کے لئے بھی تیار رہنا چاہیے وغیرہ وغیرہ۔۔۔۔۔

اللہ کا شکر ہے ان باتوں سے ان کو ٹھنڈک ملی اور اپنے والد کا اس مقصد کے لئے گھر کو چھوڑنا ان کے لئے خوشی کی بات تھی اور اس سے ان کا جہاد سے لگا بھی بڑھ گیا، **الحمدللہ** ۔ جہاں تک ان کو ان کے والد کی شہادت کے بارے میں بتانے کا تعلق ہے، تو میں ان سے احتیاط کی بنا پر چھپاتی رہی مگر ایک بہن نے ان کو بتایا۔ وہ بہن میرے سب سے بڑے بیٹے کو ایک طرف لے کر گئیں اور کہا کہ تمہیں مجاہدین اچھے لگتے ہیں اور اس کو شہادت کے بارے میں بتانے لگ گئیں اور شہادت کی تمنا بڑھائی اور اس سے کہا کہ؛ کیا تم چاہتے ہو کہ تمھارے والد بھی شہید ہوں، شیخ ابو مصعب الزرقاوی کی طرح اور خطاب کی طرح اور وغیرہ وغیرہ۔ پھر اس بہن نے اس کو بتایا (کہ تمھارے والد شہید ہو گئے ہیں)، وہ اس خبر پر بہت خوش ہوا اور اس کی طبیعت بھی بحال ہوئی اور اس نے جا کر یہ باتیں اپنے چھوٹے بھائیوں کو بھی بتائیں اور ان کو بھی اتنی ہی مسرت ہوئی۔

یقیناً وہ انہیں ابھی بھی یاد کرتے ہیں اور ان کے بارے میں سوچتے ہیں، خصوصاً ان وقتوں میں کہ جب وہ ان کے دوستوں کو دیکھتے ہیں۔ کبھی وہ غم کرتے ہیں اور وہ بچوں کے والد کا کردار ادا کرتے ہیں اور نام بھی ان کے والد والا ہی رکھ لیتے ہیں، مگر ایک دوسرے کو یاد دلاتے رہتے ہیں کہ وہ، ان شاء اللہ، جنتوں میں ہیں، اور یہ اللہ کو پسند ہے کہ ہم اپنے نفسانی خوہشات کو روک کر وہ کریں جو اللہ کو پسند ہے اور اس کا اجر ہمیں جنت میں ملے گا، ہم اس سے اس کی رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، اور **الحمدللہ** یہ معاملہ غم کا باعث نہیں رہا۔

الا ان اولِیاء اللّٰہِ لا خوف علیھِم ولا ھم یحزنون ο الذِین آمنوا وکانوا یتقون ο لھم البشری فِی الحیاۃِ الدنیا وفِی الآخِرۃِ لا تبدِیل لِکلِماتِ اللّٰہِ ذلِک ھو الفوز العظِیم ο ولا یحزنک قولھم اِن العِزۃ لِلّٰہِ جمِیعاً ھو السمِیع العلِیم (سورۃ یونس)

''سن رکھو کہ جو اللہ کے دوست ہیں ان کو نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے۔ یعنی (جو لوگ ایمان لائے اور پرہیزگار رہے) ان کے لیے دنیا کی زندگی میں بھی بشارت ہے اور آخرت میں بھی۔ اللہ کی باتیں بدلتی نہیں۔ یہی تو بڑی کامیابی ہے۔ اور (اے پیغمبر) ان لوگوں کی باتوں سے آزردہ نہ ہونا (کیونکہ) عزت سب اللہ ہی کی ہے وہ (سب کچھ) سنتا (اور) جانتا ہے۔''

سوال: وہ آپ کو اپنے ہمراہ کیوں نہیں لے گئے؟

ام مھند: جہاد کے لئے عورتوں اور بچوں کو ساتھ لے جانے کے لئے اس بات کا خیال رکھنا پڑتا ہے کہ راستہ اور جگہ مناسب ہوں۔ شاید وہ لوگ جنہوں نے عورتوں کے ہمراہ ہجرتیں کیں وہ پہلے سے راستے کے بارے میں جانتے اور ضروریات کے بارے میں جانتے ہونگے، مگر میرے شوہر کو ڈر تھا کہ کہیں وہ کسی ایسی چیز کے ساتھ منسلک نہ ہو جائیں جو ان کے راستے میں رکاوٹ کا باعث ہو اور انہوں نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ وہ محفوظ راستہ تلاش کریں گے اور پھر وہ اپنے ساتھ لے جائیں گے۔ انہوں نے اس کی کوشش بھی کی اور ہم بھی تیار ہو گئے مگر ان کی شہادت ہمارے دوبارہ ملنے سے پہلے واقع ہوگئی، انا للّٰہ وانا الیہ راجعون، میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا کرتی ہوں کہ وہ ہمیں، ان کے بیٹوں کو اور ہمارے خاندان کو، اعلیٰ ترین مخلوق کے ساتھ، فردوس اعلیٰ میں اکٹھا کرے۔ آمین

سوال: کیا یہ عورت کے لئے ممکن ہے کہ وہ جہاد پر ابھارنے والی ہو یا روکنے والی؟

ام مھند: بے شک۔۔۔ کافی بہن بھائیوں کے لئے یہ ایک مسئلہ سمجھا جاتا ہے اور وہ شادی کو جہاد کے لئے رکاوٹ کا باعث سمجھتے ہیں یا مخالفت کا۔ ساری بات یہ ہے کہ ایک ایمان و دین دار عورت سے شادی کریں ورنہ آپ ناکام ہونگے۔ عورت مرد کی طرح ہی ہوتی ہے، اگر دنیا کی رونق اور مزے، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت کے اوپر غالب آ جائیں، پھر تو جہاد سے پلٹانے میں اور مصائب کھڑے کرنے میں وہ سب سے بڑی رکاوٹ ہوتی ہے۔۔۔ ہم اللہ تعالیٰ سے خیر کے طلب گار ہیں۔ اسی طرح وہ جہاد پر ابھارنے میں بھی سب سے آگے ہوتی ہے اگر اس کے دل میں ایمان داخل ہو جائے اور وہ راہ حق کو جانتی ہو۔

ومن یھدِ اللہ فھو المھتدِ (سور اسرا)

''اور جس شخص کو اللہ ہدایت دے وہی ہدایت یاب ہے''

جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ۔۔۔۔ ہر کامیاب مرد کے پیچھے ایک عورت ہوتی ہے۔

عورتوں کا ابھارنے میں اور حمایت کرنے میں بہت اہم کردار ہوتا ہے، (خصوصا) شروع میں۔۔۔

جب ہم اس کردار کو صحیح طرح سے نہیں سمجھتے تو یہ ایک بہت بڑی غلطی ہوتی ہے۔۔۔ جب عورت کسی چیز سے مطمئن ہوتی ہے تو وہ اپنے اردگرد، اللہ کے اذن سے، ویسا ہی ماحول تشکیل دیتی ہے۔ وہ اپنے بچوں کو درس دے گی اور جہاد کے لئے ابھارے گی حتی کہ وہ مجاہد بن جائیں اور پھر ان کے ساتھ رہے گی یہاں تک کہ وہ، اللہ تعالیٰ کے اذن سے، اپنی مراد پالیں۔

تاہم ہر مجاہد کی یہ ضرورت ہوتی ہے کہ اس کی کوئی، اللہ کے اذن سے، حمایت کرے، اصلاح کرے اور اس کی مدد کرے، اور مخلوقات میں سے

بہترین مخلوق کی مثال لے لیجئے (رسول اکرم ﷺ)، جب سب سے پہلے قرآن نازل ہوا تو اپنے دوست کے گھر نہیں گئے نہ ہی اپنے چچا کے گھر گئے جنہوں نے آپ ﷺ کو پالا پوسا تھا نہ ہی آپ ؐ غار میں عبادت کرتے رہے، بلکہ وہ اپنی محبت کرنے والی بیوی، حضرت خدیجہؓ کے پاس گئے، جنہوں نے ان کا استقبال کیا اور ان کو اطمینان دلایا۔ وہ پہلی خاتون تھیں جو ایمان لائیں اور جنہوں نے امت محمدیؐ میں شمولیت اختیار کی، اور ہم اس عظیم کردار کو ادا کرنے کا اپنے رب سے سوال کرتے ہیں جیسا آپ ؐ نے حضرت خدیجہ کے بارے کہا؛

''وہ مجھ پر ایمان لائیں جب لوگ نہیں لائے تھے۔ وہ مجھ پر ایمان لائیں جب لوگ سمجھ رہے تھے کہ میں جھوٹ بول رہا ہوں، اور انہوں نے میری مدد اپنے مال سے اس وقت کی جب لوگ نہیں کر رہے تھے۔''

جہاد کے حکم کے بعد بھی ایسی خواتین تھیں جن کا کردار بھی بہت اہم تھا اور جنہوں نے معاونت بھی کی، عائشہؓ اور دیگر کچھ صحابیات نے، جب جہاد میں عورتوں کی ضرورت پڑی تو جنگ میں، پیاسوں کو پانی پلایا اور زخمیوں کی مرہم پٹی کی۔ وہ حضرت صفیہؓ تھیں جنہوں نے سب سے عملاً جہاد کیا جب انہوں نے ایک یہودی کو جہنم واصل کر دیا جو کہ مسلمان کے قلعے کے اردگرد چکر لگا رہا تھا جبکہ اس وقت اس کو روکنے کے لئے کوئی مرد موجود نہیں تھا۔ حضرت ام عمارہؓ بھی ایک مثال ہیں کہ جب انہوں نے غزوہ احد میں آپ ؐ کی حفاظت کی اور آپ ؐ ان کے بارے میں فرماتے ہیں کہ:

''احد والے دن جب بھی میں دائیں یا بائیں دیکھتا تو مجھے وہ میرا دفع کرتے نظر آتیں''

سوال: آپ کے باقی خاندان والے اور عمومی طور پر یہ معاشرہ آپ کو کس نگاہ سے دیکھتا ہے یہ سامنے رکھتے ہوئے کہ آپ ایک مجاہد کی اہلیہ ہیں (یا دہشتگرد کی جیسا کہ معاشرے میں سمجھا جاتا ہے؟)

ام مھند: جیسے کہ ہر معاشرے میں مجاہدین کی حمایت اور حوصلہ افزائی کرنے والے اور مخالفت اور مذمت کرنے والے موجود ہوتے ہیں، اسی حساب سے مجاہدین کی بیویوں کے ساتھ برتاؤ اور نکتہ نظر رکھا جاتا ہے۔ جہاں تک میرے خاندان کا تعلق ہے تو اپنی بیٹی سے پیار اور ہمدردی کے باوجود وہ ڈر کی وجہ سے پیچھے ہی رہتے ہیں، اس بات کے ڈر سے کہ کہیں یہ اپنے خاوند کی دعوت اور عقائد کو فروغ نہ دے، اگر چہ وہ جانتے ہیں کہ یہ حق ہے، مگر جو جہاد سے پیچھے بیٹھے رہتے ہیں ان کو خطروں کا اور اللہ کے لئے قربانیوں کا ڈر ہوتا ہے، جیسے ان کے لئے کبھی سب سے اہم مسئلہ یہ ہوتا ہے کہ میں اپنا ماضی بھلا دوں اور اسی لئے مجھے دوبارہ شادی کرنے کی تلقین کرتے ہیں تاکہ جو کچھ بھی ہوا اس کے نعم البدل کے طور پر عام لوگوں کی طرح زندگی بسر کر لے۔

جہاں تک معاشرے کا تعلق ہے تو ایسے لوگ بھی ہیں جو کہ بزدلی کی وجہ سے ہم سے مکمل قطع تعلق ہو جاتے ہیں جیسے ہی ان کو پتا لگتا ہے کہ یہ بندہ دہشت گرد (مجاہد) تھا حالانکہ وہ پہلے دہائیوں تک ان کا دوست رہا ہوگا۔ ایسے بھی ہیں جو ہمارے ساتھ یا بچوں کے ساتھ ہمدردی کرتے ہیں اور کچھ عرصے تک ان کے بارے میں پوچھتے رہتے ہیں اور پھر پلٹ جاتے ہیں اور سارے معاملات کو بھلا دیتے ہیں جیسے انہوں نے مجاہدین بھائیوں کو اور قیدیوں کو بھلا دیا ہے۔ ظاہر ہے ایسے لوگ بھی ہیں جو کبھی ان کو بھلا نہیں سکتے اور ان کے اقوال و افعال ایک جیسے ہیں۔ اللہ کا فضل ہے، ایسے لوگ بہت تیزی سے بڑھ رہے ہیں، خصوصاً کھلی فتوحات کی نشانیوں کے ساتھ اور لوگوں کی نظروں میں، مجاہد امت (امت مسلمہ) کے ہاتھوں، امریکہ اور اس کے اتحادیوں کی ذلت کے بعد۔۔۔ اور جہاں تک ہماری تائید کرنے والی بہنیں ہیں، تو وہ عزت اور وفاداری کے ساتھ ہمیں دیکھتی ہیں

سوال: آپ کو شہادت کی خبر کیسے ملی؟

ام مھند: **الحمدللہ** ! یہ ایک ایسی خبر تھی جس کا اثر مجھے ان کی الوادع کی وجہ سے نہ تھا اور نہ ہی مجھے بعد میں اس کی وجہ سے نفسیاتی مسائل ہوئے، مگر اہم بات یہ تھی کہ میں، اس پورے عرصے میں، اس خبر کے انتظار میں نہیں تھی، اور یہ میری ایک غلطی تھی۔ اس لئے نہیں کہ موت سے بھاگا جائے کیونکہ وہ تو اللہ نے تقدیر (غیب) میں لکھی ہوئی ہے۔۔۔ بلکہ میں تو ہر وقت اللہ سے یہ امید کر رہی تھی کہ وہ واپس آئیں اور مجھے اپنے ساتھ ہجرت کروالیں اور یہ کہ میری امید کامیاب ہوجائے۔ **الا ماشااللہ**

میں کتنی تمنا کرتی تھی کہ میں ارض الہجرت میں رہوں، اپنی مہاجر بہنوں کے ساتھ، مجاہدین کے کپڑے دھوں، ان کے بچوں کی پرورش کروں اور ان کے زخمیوں کی مرہم پٹی کروں، شہادت کی منتظر رہوں جب تک چین نہیں لی جاتی (اے اللہ! مجھے نامراد نہ کرنا اور مجھے مایوس بھی نہ کرنا)۔

مگر اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کرلیا تھا اور ایسا ہی ہوا اور ہم اللہ سے اچھائی کے طلبگار رہیں۔۔۔

وعس ان تکرھوا شیئا وھو خیر لکم وعس ان تحِبوا شیئا وھو شر لکم واللّٰہ یعلم وانتم لا تعلمون (سورۃ بقرۃ)

''مگر عجب نہیں کہ ایک چیز تم کو بری لگے اور وہ تمہارے حق میں بھلی ہو اور عجب نہیں کہ ایک چیز تم کو بھلی لگے اور وہ تمہارے لئے مضر ہو۔ اوران باتوں کو (اللہ ہی بہتر جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔''

جب مجھے اس کا پتا چلا تو میں نے اس وقت کسی کو نہیں بتایا۔ اور جب لوگوں نے مجھ میں فرق محسوس کیا تو میں نے مختلف بہانے بنا کر ان کو ٹال دیا، وہ سمجھے کہ میں بیمار ہوں، میں ان کے ساتھ مصنوعی طور پر ہی تھی جبکہ میری روح ایک دنیا میں گم تھی۔ جب رات کا وقت آیا تو میری روح ماضی کی یادوں اور ان کے ساتھ گزرے ایام کا سوچنے میں گم ہوگئی اور بے بہا آنسو نکل گئے، کیونکہ محبوب لوگوں کی جدائی بہت بڑی آزمائش ہوتی ہے، اور یہ کیسے نہیں ہو جب کہ وہ اس امت کے ایک جانباز تھے، ہم ان کے بارے میں یہ ہی گمان کرتے ہیں اور اللہ کے سامنے کوئی صفائی بیان نہیں کرتے۔ جب بھی میں افسردہ اور غمگین ہوتی ہوں تو میرا نفس مجھے اپنی باتیں اپنی کسی بہن سے کرنے کا کہتا ہے کیونکہ وہ مجھ سے بہت قریب ہیں اور میری بہت اچھی سہیلیاں ہیں، بہرحال اللہ تعالیٰ بہترین مددگار اور غموں اور خوشیوں میں بہترین ساتھی ہے، اور میں اپنے رازوں کو سجدوں میں اپنے رب کے ساتھ شیئر کرنے میں ہی آرام محسوس کرتی تھی۔

(اے اللہ! ہمیں نمازوں کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھنے کی توفیق دے)

جیسا کہ ایک ابن عباسؓ سے مروی حدیث میں مذکور ہے: ''اللہ کو یاد رکھو، وہ تمھاری حفاظت کرے گا، اللہ کو یاد رکھو، تو اس کو اپنے سامنے پاؤ گے، اور اللہ کو سکون اور خوش حالی میں یاد رکھو، وہ تمہیں برے وقتوں میں یاد رکھے گا۔ اگر کچھ بھی مانگنا ہو تو اللہ سے مانگو، اگر مدد مانگنی ہو تو اللہ سے مانگو۔ قلم اٹھا لئے گئے اور سیاہی خشک ہوگئی۔ اب اگر ساری مخلوق مل کر تمہیں کوئی فائدہ پہنچانا چاہے، تو نہیں پہنچا سکتی اگر اللہ نہیں چاہتا ہو۔ اگر وہ تمہیں کوئی نقصان پہنچانا چاہیں، تو وہ نہیں پہنچا سکتے، اگر اللہ نہ چاہے۔ ہر کام میں اللہ کا شکر ادا کرو اور اسی پر توکل کرو، اور جان رکھو کہ جو چیز تم کو ناپسندیدہ لگتی ہے اس پر صبر کرنا بہت اچھا ہے۔ اور یہ کہ کامیابی صبر کے بعد آتی ہے، سکون دکھ کے بعد ہی ملتا ہے، اور آسانی مشکلات بعد۔

بیشک میں اس پر عمل کرتی رہی یہاں تک کہ اللہ نے مجھے پریشانیوں سے دور کر کے آسانی دی اور میرا غم دور ہوا (حالانکہ مجھے ابھی بھی افسوس ہے، مگر الحمد للہ بے صبری نہیں ہوں)۔اور جب چند لوگوں کو پتا چلا تو میں نے ان سے کہا کہ مبارکباد دیں اور مٹھائی تقسیم کریں تو کچھ لوگ تو یہ بھی کہہ بیٹھے؛ ہم تو سوچ رہے تھے کہ کیسے تعزیت کریں، پھر ہم نے سوچا کہ اس سے ہی پوچھ لیتے ہیں۔۔۔۔سبحان اللہ۔

میرا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ اپنے افسوس سے میں ان کو جہاد سے حوصلہ شکن نہ کروں اور ان کو یہ موقع نہ دوں کہ وہ جہاد پر جانے کی مذمت کریں، کیونکہ میں ان کو یہ کہتا سنتی تھی کہ اس نے شادی کیوں کی اگر اس کو جہاد پر جانا تھا؟ اپنی روانگی سے اس نے اپنے بیوی بچوں کو کیوں سزا دی؟ جہاد سے پیچھے بیٹھے رہنے کے مختلف بہانے۔۔۔۔

ہم اللہ سے ہدایت کے طلبگار ہیں۔

- جب رات کا اندھیرا چھاتا ہے۔۔۔۔۔۔۔میں اپنے آنسو دریا کی طرح بہاتی ہوں
- پوشیدہ جگہوں سے ستارے نمودار ہو کر آتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔اپنے رب سے عبادتوں میں گلا کرتی ہوں
- جو صلہ مل گیا اس کے شکر کے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔۔اس سے نیک بندوں کی صحبت مانگتی ہوں
- اپنے ان گنت آنسوں کو چھپا کر۔۔۔۔۔۔۔۔۔پھر صبح کا استقبال کرتی ہوں

اللہ کا شکر ہے کہ اس ہی کے اذن سے اچھے اعمال کئے جاتے ہیں۔ہم دعا کرتے ہیں اس زندہ اور ہمیشہ رہنے والی ذات سے کہ وہ ہمیں، ہمارے بچوں کو اور ہمارے خاندان والوں کو فردوسِ اعلی میں اکٹھا کرے، انبیا، صدیقین، صالحین اور شہدا کے ساتھ۔۔۔آمین۔

سوال: آپ ان بہنوں کو کوئی پیغام دینا چاہیں گی جو کہ اللہ کے راستے میں اپنے شوہروں کو کھو چکی ہیں؟

ام مہند: میری صالح بہنیں اور رحمدل مائیں، وہ جنہوں نے اپنے شوہر اور بیٹے کھوئے۔۔۔۔وہ کہ جس نے اللہ کے لئے اپنے عزیزوں کو قربان کیا، جیسا کہ ہم آپ پر گمان کرتے ہیں اور اللہ ہی کافی ہے۔ میں آپ کو نصیحت نہیں کر رہی بلکہ میں آپ سے نصیحت اور راستہ طلب کرتی ہوں۔ مجاہدین کی بیویوں کے ساتھ ساتھ آپ لوگ بھی ایک مثال ہیں، آپ ذلت اور پستی کے وقت امت کی بیٹیاں ہیں۔ میں اپنے آپ کو اور اپنی بہنوں کو یاد دلانے کے لئے یہ کہوں گی کہ نیت میں اخلاص اور اللہ سے بہترین امید اور جزا کے ساتھ قربانیاں دینا ہی اس امتحان میں اصل کامیابی ہے۔

ما اصاب مِن مصِیبة اِلا باِذنِ اللّٰہِ ومن یومِن بِاللّٰہِ یھدِ قلبه واللّٰہ بِکلِ شی عِلیم (سورة التغابن)

’’کوئی مصیبت نازل نہیں ہوتی مگر اللہ کے حکم سے۔اور جو شخص اللہ پر ایمان لاتا ہے وہ اس کے دل کو ہدایت دیتا ہے۔اور اللہ ہر چیز سے باخبر ہے‘‘

پھر آپ کو اللہ کی نعمتوں کا اندازہ ہوگا کہ جس نے آپ کو سیدھا راستہ دکھایا اور وقت کے مطابق صحیح راستہ بتایا، جس سے آپ کا غم خوشی میں بدل گیا، اور جس سے آپ کی فکرمندی، ثابت قدمی اور قربانیوں میں بدل گئی۔اے فخر سے کھڑے پہاڑ اور بے قابو تیز دریا کی مثل بہنوں، آپ مقامِ فراز پر ہیں اور ایسے بلند شہسوار بہت تیز اپنی منزل کی طرف چلتے ہیں، حتی کہ، اللہ کے اذن سے، اپنا مقصد پا جاتے ہیں۔اس راہ میں قدم رکنے نہ پائیں حتی کہ آپ جنتوں میں ان سے جا ملیں، جن کے ساتھ آپ اس قافلے کی راہی بنی تھیں، اور فتح یا شہادت کے بغیر نہیں ہو سکتا، تاہم اس راہ پر چلتی رہیں، اس سبیل کی رکاوٹوں سے کمزور نہ پڑیں اور نہ ہی لوگوں کی مذمتوں کی پرواہ کریں، جو کہ آپ کو اس عظیم راستے سے ہٹانا چاہتے ہیں اور جہاد سے پیچھے رہنے والوں کی رضا

کی خاطر واپس نہ پلٹیں۔اور اس وجہ سے شیطان سے دھوکہ نہ کھائیں کہ ہم مجاہد یا شہید کی بیویاں ہیں، ہم اللہ سے پناہ مانگتے ہیں شیطان مردود سے۔اور ایسا نہ ہو کہ آپ شفاعت کی امید لئے رک جائیں، ابھی بھی آپ کے کندھوں پر بہت بڑی ذمہ داری ہے، تاہم اللہ سے دعا کریں کہ اللہ ہماری مدد کرے اور ہمیں کامیاب کرے۔خبردار رہیں کہ قیامت والے دن خاندان والے کسی کام کے نہیں ہونگے کیونکہ ہر آدمی اپنے نفس کا ہی ذمہ دار ہوگا، جو کچھ اس نے کمایا، اسے اسی کا صلہ ملے گا، اور یہ ہر مرد و عورت پر فرض ہے کہ اللہ کے احکامات کی پیروی کرے۔اور جدائی کے دروازوں پر ہی نہیں رک جائیں، بلکہ یہ تو ایک نئے راستے کی شروعات ہیں، جو کہ مزید مشکلات اور آزمائشوں میں گھرا نظر آتا ہے، مگر اللہ سے مدد طلب کریں اور دعا کریں کہ وہ ثابت قدمی نصیب کرے اور ہمیشہ ایمان اور صبر کو تھامے رکھیں اور قرآنی آیات کا ذکر کثرت سے کریں۔

فاستجاب لهم ربهم نی لا اضِیع عمل عامِلٍ مِنكم مِن ذكر او انثى ﷺ بعضكم مِن بعض ﷺ فالذِین هاجروا وخرجوا مِن دِيارِهم واودوا فِي سبيلِي وقاتلوا وقتلوا لكفِرن عنهم سيئاتِهم ولدخِلنهم جنات تجرِی مِن تحتِها الانهار ثوابا مِن عِندِ اللّٰهِ واللّٰه عِنده حسن الثوابِ ٥ لا يغرنک تقلب الذِین كفروا فِي البِلادِ ٥ متاع قلِيل ثم ماواهم جهنم وبِئس المِهاد ٥ لكِنِ الذِين اتقوا ربهم لهم جنات تجرِی مِن تحتِها الانهار خالِدِين فِيها نزلا مِن عِندِ اللّٰهِ وما عِند اللّٰهِ خير لِلابرارِ ٥ وِان مِن هلِ الكِتابِ لمن يومِن بِاللّٰهِ وما انزِل اِليكم وما نزِل اِليهم خاشِعِين لِلّٰهِ لا يشترون بِآياتِ اللّٰهِ ثمناً قلِيلًا ا ولائكِ لهم اجرهم عِند ربِهِم نِ اللّٰه سرِيع الحِسابِ ٥ يا يها الذِين آمنوا اصبِروا وصابِروا ورابِطوا واتقوا اللّٰه لعلم تفلِحون (سور ال عمران)

"تو ان کے پروردگار نے ان کی دعا قبول کرلی (اور فرمایا) کہ میں کسی عمل کرنے والے کے عمل کو مرد ہو یا عورت ضائع نہیں کرتا تم ایک دوسرے کی جنس ہو تو جو لوگ میرے لیے وطن چھوڑ گئے اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور ستائے گئے اور لڑے اور قتل کیے گئے میں ان کے گناہ دور کردوں گا اور ان کو بہشتوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں (یہ) اللہ کے ہاں سے بدلہ ہے اور اللہ کے ہاں اچھا بدلہ ہے۔اے پیغمبر کافروں کا شہروں میں چلنا پھرنا تمہیں دھوکا نہ دے۔یہ (دنیا کا) تھوڑا سا فائدہ ہے پھر (آخرت میں) تو ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بری جگہ ہے۔لیکن جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے رہے ان کے لیے باغ ہے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں (اور) ان میں ہمیشہ رہیں گے (یہ) اللہ کے ہاں سے (ان کی) مہمانی ہے اور جو کچھ اللہ کے ہاں ہے وہ نیکوکاروں کے لیے بہت اچھا ہے۔اور بعض اہلِ کتاب ایسے بھی ہیں جو اللہ پر اور اس (کتاب) پر جو تم پر نازل ہوئی اور اس پر جو ان پر نازل ہوئی ایمان رکھتے ہیں اور اللہ کے آگے عاجزی کرتے ہیں اور اللہ کی آیتوں کے بدلے تھوڑی سی قیمت نہیں لیتے یہی لوگ ہیں جن کا صلہ ان کے پروردگار کے ہاں تیار ہے اور اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔اے اہل ایمان: (کفار کے مقابلے میں) ثابت قدم رہو اور استقامت رکھو اور مورچوں پر جمے رہو اور اللہ سے ڈرو تا کہ مراد حاصل کرسکو۔"

یاد رکھیں کہ یہ دنیا کی زندگی تو فانی ہے، اس کو چھوڑ دیں اور اللہ کی فرمانبرداری کی طرف متوجہ ہو جائیں، کیونکہ اخروی جنتوں میں کوئی تکلیفیں نہیں ہونگی اور ادھر آپ کی روح مطمئن ہوگی اور ہمارا مہربان رب ہم سے خوش اور راضی ہوگا۔

اس انٹرویو کے اختتام میں ہم، اللہ رب العزت کے اسمائے حسنیٰ اور تمام تعریفوں کے ساتھ اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ ہمارے مجاہد بھائیوں کو کامیابی نصیب کرے۔آمین

شمالی وزیرستان کے مظلوم عوام ناپاک آرمی کے مظالم کا شکار

(ترجمان شاھداللہ شاھد)

گذشتہ ایک ہفتے سے شمالی وزیرستان میں پاک آرمی کی طرف سے بلا جواز کرفیو نافذ کر کے بے گناہ عوام پر خوفناک جنگ مسلط کردی گی ہے، اندھادھند، بمباری، شیلنگ اور مسلسل مارٹر گولے داغ کر تحصیل میر علی کو اجاڑ کر رکھ دیا ہے، مکانات بازار مساجد سمیت کوئی جگہ ایسی نہیں ہے جہاں مرتد افواج نے ظلم کی مثال قائم نہ کی ہو، تحریک طالبان کے میڈیا ونگ عمر میڈیا کے ساتھیوں نے مسلسل جانفشانی سے ان مظالم کو قلم بند کر کے دجالی میڈیا کو اصل حقائق سے مکمل آگاہ کیا، لیکن اقلیتوں اور روافض کے حقوق کے لیے مسلسل بولنے والا میڈیا غیور قبائل کی مظلومیت پر چند جملے بولنے سے کئی کترا رہا ہے، عورتوں بچوں اور غریب مزدورں سمیت اب تک 70 سے زائد مسلمان شہید کیے جا چکے ہیں، صرف ایک ہوٹل میں لکی مروت کے 25 بے گناہ مزدوروں کو قطار میں کھڑا کر کے گولیاں ماری گئی ہیں، میر علی کے بازار میں واقع جامع مسجد گلون پر بمباری کر کے 6 نمازیوں کو شہید اور متعدد کو زخمی کر دیا گیا، غریب عوام پر بدترین کرفیو مسلط کر کے نقل مکانی کے راستے بھی مسترد کر دیئے گئے ہیں اور بے گناہوں مظلوم قبائل کی نسل کشی کا منصوبہ شروع ہو چکا ہے۔ کیا اس حقیقت سے قوم کو آگاہ کرنا صحافتی ذمہ داری نہیں ہے؟ کیا ان حقائق سے پہلو تہی ایک نئے بنگلہ دیش کو جنم دینے کا باعث نہیں بن سکتی؟

قبائل پر جاری یہ بدترین ظلم ان مظالم سے ہرگز مختلف نہیں ہے جو مشرقی پاکستان میں بنگالی مسلمانوں پر کیا گیا اور بلوچستان میں مسلمان کئی دھائیوں سے اس بدترین مشق کا شکار ہیں، پاکستانی عوام میڈیا اور دانشور طبقہ اس حقیقت کو جاننے کی کوشش کرے کہ اس ملک کے انگریز کے غلام حکمران اور امریکا کے لیے کرائے کے قاتل یہ فوج کئی حصوں میں تقسیم کرنے کے منصوبے پر عمل پیرا ہیں، یہ بات جان لو کہ اس ملک کے دشمن طالبان نہیں، عوام اور بے گناہ مسلمانوں کے قاتل یہ فوجی ہیں!!

انہوں نے پہلے مذاکرات کو ڈھونگ رچایا اور اسکی آڑ میں میں تحریک طالبان کے امیر محترم حکیم اللہ محسود کی جان کا سودا کیا اور اب بغل میں چھری منہ میں رام رام "کے مصداق ہیں، مذاکرات اولین مقصد ہے "" کہہ کر پاکستانی عوام کی انکھوں میں دھول جھونک کر وزیرستان کے مظلوم بے گناہ عوام پر قیامت ڈھادی ہے۔

یادرکھو! ظالموں اس طرح کے ہتکھنڈوں سے نہ تو قبائل کے استحصال میں تم کامیاب ہو سکتے ہو اور نہ مجاہدین کو جھکا سکو گے، ہم تم پر واضح کرنا چاہتے ہیں کہ شریعت مقدس کی اس جنگ میں ہم ہر حال میں کامیاب ہیں اور تم ہر حال میں ذلیل وخوار رہو گے۔ ان شاءاللہ۔

دہشت گردوں کی بیخ کنی کے نام پر قبائل کے مظلوم عوام کا خون بہانا بند کرو، کب تک ڈالروں کے عوض غریبوں کے کون کا سودا کرتے رہو گے؟ کب تک غیروں کے لیے اپنے ہی ملک کے عوام پر جنگ مسلط کر دو گے۔؟

اگر طالبان کے نام پر بے گناہ عوام کا خون یوہی بہا جا تا رہا تو یہ ایک ایسا شعلہ جوالہ بن سکتا ہے جسکے نتائج تمہارے لیے انتہائی خوفناک ہونگے!!! ہم تمیں دعوت فکر دیتے ہیں! کہ

امریکہ کو چھوڑ کر اللہ کی غلامی اختیار کر لو !! اور جمہوریت کو چھوڑ کر رب کی شریعت کو اپنا لو ! ہماری تمہاری جنگ یہیں ختم ہو سکتی ہے!!

(شاہد اللہ شاہد مرکزی ترجمان تحریک طالبان پاکستان)

وزیرستان کے غیرتمند مسلمانو! تمھیں یہ قربانیاں آفرین ہو!

محترم مولانا خالد سیف المهاجر حفظه الله (امیر اداره نشر و ابلاغ تحریك طالبان پاکستان)

گذشتہ پانچ روز سے وزیرستان میں پاکستان مرتد فوج کی طرف سے کرفیو نافذ ہے تحصیل میر علی کے مسلمانوں پر قیام ڈھادی گئی ہے، ایک اشتہادی کاروائی کی آڑ میں قبائل کو ایک بار پھر اسلامی غیرت کی سزادی گئی ہے، عام آبادی پر مسلسل مارٹر گولے برسائے جارہے ہیں، گن شپ ہیلی کاپٹروں سے گھروں بازاروں پر شیلنگ جاری ہے، بازار کو قبضے میں لیکر متعدد دکانوں کو آگ لگائی جاچکی ہے، بازار میں موجود جامع مسجد پر بھی مارٹر گولے داغے گئے ہیں، کئی گھروں میں گھس کر مکینوں کو شہید کر کے گھر مسمار کر دیے گئے ہیں، صرف ایک ہوٹل میں 25 بے گناہوں مسافروں کو قطار میں کھڑا کر کے گولیوں سے بھون دیا گیا ہے، ایک عام اندازے کے مطابق اب تک 50 سے زائد لوگ شہید ہو چکے ہیں جن میں زیادہ تر عورتیں بچے ہیں، عام آبادی کو محفوظ مقامات کی طرف منتقل ہونے دیا جارہا ہے اور نہ زخمیوں کو ہسپتال منتقل کیا جاسکتا ہے، کیونکہ حکومتی رٹ قائم کرنی ہے!!!

میرے بھائیوں ! یہ آج کی بات نہیں گیارہ سالوں سے قبائل کا وہ کون سا کوچہ و بازار ہے؟ جس پر مرتد افواج نے شدید بمباری نہ کی ہو، عام آبادی کو ٹینکوں سے روندا نہ گیا ہو، جنوبی وزیرستان سے لے کر شمالی وزیرستان، کرم ایجنسی، اورکزئی ایجنسی، مہمند و خیبر ایجنسی، باجوڑ ایجنسی، درہ آدم خیل اور مالاکنڈ ایجنسی تک پورے قبائل میں تاریخ کے وہ بدترین مظالم دہرائے گئے کہ جن کو سن کر ہلاکو خان کے مظالم بھول جائیں۔

آخر مظلوم قبائل کے ساتھ ان مرتدین کی ایسی کیا دشمنی ہے؟؟؟؟؟ جو پورے ہو کے نہیں دے رہی بلکہ ہر گزرتے دن کے ساتھ طوفان بلا خیز بنتی جارہی ہے، قبائل کی تاریخ کو دیکھنے سے حقیقی واضح ہو جاتی ہے کہ غیور مسلمان ہیں، انہوں نے اسلام اور دینی غیرت پر کبھی سودا بازی نہیں کی ہے حاجی صاحب ترنگزئی ہوں یا ملا پاوند اور اپی فقیر، نیک محمد شہید، ہوں یا امیر بیت اللہ شہید اور حکیم اللہ مسعود، انگریز کی استعمار سمیت پاکستان کی مرتد حکومت نے جب ان کی دینی غیرت اور اسلام کی حمیت کو چھینے کی کوشش کی انہوں نے ہمیشہ ان قوتوں کا پامروی سے مقابلہ کیا، اسلامی غیرت و حمیت کو محفوظ کیا اور باطل قوتوں کے سامنے کبھی سر نہیں جھکایا۔

یہی وہ بات ہے جو انگریز کی بنائی ہوئی اور اس کی تربیت یافتہ رائل انڈین آرمی کے لیے ناقابل برداشت ہے، وہ ہر حال میں قبائل کو اس کی سزا دینا چاہتے ہیں، یہ بدبخت اسلام دشمنی اور شریعت سے بغاوت میں اپنے آقاں سے آگے بڑھنے کے درپے ہیں، اسلئے غیرت مند قبائل پر اسلام دشمنی کے نت نئے طریقے آزمائے جارہے ہیں۔

پاکستان جس کی بنیاد لاالہ الااللہ کا دھوکہ دے کر رکھی گئی تھی، یہاں اسلام شریعت سے محبت رکھنے والے شروع دن سے ہی اس جرم کی سزا بگھت رہے ہیں، اسلام اور شریعت کے مطالبے کے جرم میں ہم اس مرتدیں کے ہاتھوں المناک حادثات کا بار بار شکار ہوئے اور مسلسل ہورہے ہیں صرف 1954 میں ختم نبوت کے دس ہزار پروانوں کو لاہور کی گلی کوچوں میں خاکی وردی والوں نے چن چن کے شہید کیا۔

لیکن حیرت اور افسوس کی بات یہ ہے !! کہ ہم اس حقیقت کو سمجھنے کے لیے آج تک تیار نہیں ہیں کہ 1948 میں ہمیں دھوکہ دیا گیا ہے، اسلام کے نام پر

حاصل کردہ اس ملک میں اسلام کی مثال شراب پر سرکہ کے اسٹیکر سے بڑھ کر ہرگز نہیں ہے، ایمان، تقوی اور جہاد کے ماٹو والی فوج درحقیت ایمان، تقوی اور جہاد ہی کی دشمن ہے۔

کیا ایسا نہیں ہے ؟؟ کہ اسلامی آئین کے نام پر اس ملک میں اسلام کا کتنا سنگین مذاق اڑایا جارہا ہے! صاف اور واضح کفری اصولوں کو زبردستی اسلام کا نام دیا جارہا ہے، صرف یہ مثال لیجئے! شاید اسلامی آئین کی حقیقت واضح کرنے کیلیے کافی ہوجائے:۔

کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سے لے کر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تک اس ملک کا چیف جسٹس رنا بھگوان داس نہیں رہا۔۔۔؟؟ یہی اسلامی آئین ہے جس نے ایک ہندو کو یہ اہلیت دی کہ وہ اس ملک کا قاضی القضا بن جائے۔۔۔ **فیا للعجب!!**

اس مسئلے کو تفصیل سے سمجھنے کے لیے **شیخ ایمن الظواھری حفظہ اللہ** کی شہرہ آفاق کتاب سپیدہ سحر اور ٹمٹماتے چراغ اور **شیخ ابو یحیی اللبی رحم اللہ** کی کتاب شمشیر بے نیام کا ضرور مطالعہ کریں، ان شاءاللہ اس پورے قضیے کی حقیقت آشکارا ہوجائے گی۔

یہی وہ حقیقت ہے جس کا ادراک قبائل مسلمان کرچکے ہیں تحریک طالبان والقاعدالجہاد گذشتہ گیارہ سالوں سے مسلمانوں کو اس کی حقیقت سے آگاہ کررہے ہیں اس ملک میں اسلام اور شریعت کی حقیقی معنوں میں قیام کے لیے بھرپور قربانیاں پیش کررہی ہے۔ اس سے آگاہ کررہی ہے، اس ملک میں اسلام اور شریعت کی حقیقی معنوں کے قیام کے لیے بھرپور قربانیاں پیش کررہی ہے۔ ہم قبائل کے غیور مسلمان کو آفرین پیش کرتے ہیں کہ وہ اس عظیم مقصد کی خاطر انصار کا نمونہ پیش کررہے ہیں، ہمشہ مہاجرین سے پہلے اپنا خون پیش کررہے ہیں، مدارس مساجد، گھروبازار عزت وآبرو تک وہ کونسی قربانی ہے جو ان خوش قسمت لوگوں نے پیش نہ کی ہو، اللہ ان تمام مہاجرین وہ مجاہدین اور امت مسلمہ کی طرف سے بہترین بدلہ عطا فرمائے اور ان کی قربانیوں کو پوری دنیا میں اسلامی خلافت کے قیام کا باعث بنائے، (آمین)

میرے عزیز مسلمان نوجوانو !! امت کی غیرمند ماں اور بہنو! آدیکھو قبائل کی غیرت سے سبق سیکھو !ان کی استقامت سے اس کفری نظام کی حقیقت پہچان لو !اور مجاہدین اسلام کے شانہ بشانہ غزوہ ہند کی مبارک جنگ میں ضرور حصہ لو!

میں شوشل میڈیا پر دجالی میڈیا فورم، جہاد پاکستان، جہاد ہند اور الخلافہ ٹی ٹی پی وغیرہ کے منتظمین کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ وہ امت مسلمہ کو ان حقائق سے آگاہ کرنے میں شاندار کامیابی حاصل کررہے ہیں،،، **الحمداللہ**

امت کے قابل فخر نوجوانو !! آپ کا مستقبل ایک عظیم عالمی اسلامی خلافت کیساتھ نمودار ہونے والا ہے۔۔۔۔۔۔بس تھوڑا ہمت کرو !!!

وماعلینا الاالبلاغ

جہادِ ہند کو درجِ ذیل ویب سائٹس ملاحظہ کریں

www.jhuf.net

http://194.145.209.131/~jhuf/

https://203.211.136.84/~babislam

http://abnaulislam.tk

http://www.ribatmarkaz.co.nr

www.facebook.com/jihadehind

www.jihadehind.blogspot.com

سکولوں کی حفاظت کی نام نہاد دعوے دار فوج

خود میرعلی میں سکول تباہ کرنے پر لگی ہوئی ہے۔

،۔۔۔۔لہذا عمر نے اس کے ساتھ جانے کا فیصلہ کیا،

وہ روسی ایئرلائن کے طیارے میں سوار ہوئے۔۔۔ اس نے مکمل حجاب پہنا تھا۔۔۔ وہ اپنے شوہر کے ساتھ والی سیٹ پر باعتماد بیٹھ گئی، ۔۔۔ عمر نے اس سے کہا کہ مجھے ڈر لگتا ہے کہ تمہارے اس حجاب کی وجہ سے ہم بھتیاں نہ کی جائیں۔۔۔۔ اس نے کہا کہ سبحان اللہ ! تم کہتی ہو کہ میں ان کافروں کی بات مان لوں۔۔۔۔ اور اپنے اللہ عزوجل کی نافرمانی کروں ہرگز نہیں۔۔۔ بخدا ہرگز نہیں۔۔۔۔ یہ لوگ تو چاہے کچھ کرلیں میں حجاب نہیں اتاروں گی،

جہاز میں سوار لوگ، جن میں اکثر کی تعداد روسی باشندوں کی تھی اس کی طرف دیکھنے لگے،۔۔۔۔ کچھ دیر بعد ائیر ہوسٹس نے کھانا شروع کیا اور ساتھ میں شراب بھی۔۔۔۔ چند ہی لمحوں میں جب شراب نے اپنا رنگ جمایا تو ادھر کے آوارہ فقرے فحش بھتیاں جہاز کی فضاء میں گونجنے لگیں ۔۔۔ ایک تعصب کا اظہار کررہا تھا۔۔ تیسرا مذاق اڑا رہا تھا، وہ اس کے پاس آکر کھڑے ہوجاتے اور تبصرہ کرنے لگتے۔۔۔ عمر یہ سب سن رہا تھا لیکن سمجھ نہیں پا رہا تھا۔۔۔ کیونکہ یہ سب بکواس روسی زبان میں ہو رہی تھی۔۔۔ لیکن وہ سب کچھ سن بھی رہی تھی اور سمجھ بھی رہی تھی وہ مسکراتے اپنے شوہر کو ان باتوں کا ترجمہ کرکے سنانے لگی۔۔۔ عمر سخت غضناک ہوگیا۔۔ لیکن اس نے تسلی دیتے ہوئے کہا تم کیوں غم کرتے ہو؟۔۔۔ اور اپنا دل پریشان کرتے ہو؟۔۔۔ بھلا یہ بھی کوئی بات ہے پریشان ہونے کی۔۔۔ یہ تکلیف تو اس امتحان اور آزمائش کے مقابلے میں بہت معمولی ہے جو صحابہ کرام اور صحابیات رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے لیے گئے تھے، اس نے صبر کیا یہاں تک وہ روس پہنچ گئے۔۔۔۔

(جاری ہے)

””ہمارے معاشرے کے بعض لوگ یہ عذر پیش کرتے ہیں کہ وہ ””مصلحتِ دین““ کی خاطر جمہوریت میں اتریں ہیں اور جمہوریت کو محض اقتدار میں پہنچ کر شرعی مقاصد کی تکمیل کرنا ان کا مطمعِ نظر ہے۔ لیکن یہ لوگ یہ بات بھول گئے کہ ہمارے دین نے ہمارے لئے صرف اہداف طے نہیں کیے بلکہ ان تک پہنچنے کا رستہ بھی ہمیں تفصیل سے بتلا دیا ہے۔ پس اللہ کے دین سے متصادم راستہ اختیار کرکے دینی مقاصد حاصل کرنا نہ تو ممکن ہے اور نا ہی جائز۔ افسوس کہ ہمارے بھائی اس اہم نکتے سے نظر چراتے ہوئے ””مصلحت““ کے نام پر درحقیقت دین کے اصولوں پر سودے بازی کرنے میں مصروف ہیں““۔

شیخ ابو مصعب زرقاویؒ

جمہوریت ایک مستقل دین سے اقتباس

جہاد اسلام کی فطری ضرورت ہے۔۔۔!

(ابو لیلی فکر اللہ اسرہ)

اسلامی نظام کے قیام میں کئی مادی رکاوٹیں ہیں ریاست کی بے پناہ طاقت معاشرے کا نظام اور روایات پورا انسانی ماحول ان میں سے ہر چیز اسلام کی راہ میں ایک سنگ گراں ہیں اسلام ان تمام رکاوٹوں کو گرانے کے لیے طاقت کا استعمال کرتا ہے تاکہ اسلام کے درمیان کوئی حجاب حائل نہ رہے، اور وہ آزاد فضاء کے اندر انسان کی روح اور عقل سے اپیل کر سکے بناوٹی آقاں کی قیود سے رہا کر کے وہ انسانی کو ارادہ وانتخاب کی آزادی فراہم کرتا ہے تاکہ وہ اپنی آزاد مرضی سے جس بات کو چاہیں قبول کریں جسے چاہے رد کریں۔

اسلام کے نظریہ جہاد پر مستشریقین نے جو مکروہ حملے شروع کر رکھے ہیں ان سے ہمیں ہر گز دھوکہ نہیں کھانا چاہیے اور نہ کسی گبھراہٹ کا اظہار کرنا چاہئیے یہ بات بھی ہماری حوصلہ شکنی کے باعث نہیں ہونا چاہیے کہ حالات کہ حالات کا دھارا ہمارے خلاف جا رہا ہے اور دنیا کی بڑی بڑی طاقتیں بھی ہمارے خلاف ہیں یہ باتیں ایسی نہیں ہیں کہ ہم ان سے متاثر ہو کر اسلامی جہاد کے وجوہ جواز دین کی فطرت وحقیقت سے کہیں باہر تلاش کرنا شروع کر دیں اور جہاد دفاعی ضرورت اور وقتی اسباب وحالات کا نتیجہ قرار دینے لگیں، جہاد جاری وساری رہے گا خواہ دفاعی ضروریات وقتی اسباب اس کی اجازت دیں یا نہ دیں، تاریخ کا مشاہدہ کرتے وقت ہمیں ان اصل محرکات اور تقاضوں کو ہر گز نظر انداز نہیں کرنا چاہیے جو اس دین کی طبعیت میں اسکے عالم گیر اعلان آزادی میں اور اس کے حقیقت پسندانہ طریق کار میں پنہاں ہیں، یہ بات درست نہ ہوگی کہ ہم ان اصل محرکات اور تقاضوں کے درمیان غلط بحث کریں۔

بلاشبہ اس دین کو بیرونی حملہ آوروں سے اپنے دفاع کا پورا کا پورا انتظام کرنا ہوگا، اس لیے دین کا محض اس شکل میں آنا یہ اللہ تعالی کی عالمی ربوبیت کا اعلان اور غیر اللہ کی بندگی سے انسان کی راست گاری کی دعوت ہے اور پھر اس کا منظم تحریک قالب اختیار کر لینا جو جاہل قیادتوں سے باغی اور ایک بالکل نئی اور جداگانہ طرز قیادت کے تابع ہو کر اور ایک نرالے اور مستقل معاشرے کی تخلیق کرنا جو انسان کی حاکمیت کو اس لیے نہیں کرتا ہو کہ حاکمیت صرف خدائے واحدہ کا حق ہے دین کا اس شکل میں دنیا سے اپنا تعارف کرانا ہی اس امر کے لیے بہت کافی ہے کہ اردگرد کے وہ تمام جاہل معاشرے اور طبقے جو بندگی انسان کی بنیاد پر قائم ہیں اس کو نیست نابود کرنے کے لیے اٹھ کھڑے ہوں اور اپنے وجود کے تحفظ اور دفاع کے لیے خم ٹھوک کر باہر نکل آئیں ظاہر ہے کہ ایسی صورت میں نئے اسلامی معاشرے کو بھی اپنے تحفظ اور دفاع کا انتظام کرنا ہوگا اس صورت حال کا رونما ہونا ناگزیر ہے جو ہی اسلام کا ظہور ہوگا یہ صورتحال بھی لازمی پیدا ہوگی اس کشمکش چھیز نے اسلام کی پسند ونا پسند کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کیونکہ یہ کشمکش تو اسلام پہ ٹھونسی جاتی ہے، یہ وہ طبعی کشمکش نہیں ہے جو دو ایسے نظاموں کے مابین چھڑ کر رہتی ہے جو زیادہ عرصہ تک باہم کے اصولوں پر ساتھ نہیں رہ سکتے یہ وہ حقیقت ہے جس میں مجال شک نہیں ہے اسی نفس الامری میں حقیقت کی رو سے اسلام کے لیے اپنی مدافعت ضروری ہو جاتی ہے اس سے یہ مسلط کردہ دفاعی جنگ لڑے بغیر چارہ نہیں ہے۔

عصرِ حاضر کے تین طاغوت سورۃ الکہف کی روشنی میں

عبیدہ شاہ بخاری

سورۃ الکہف کا تعلق دجال اور دجالیت سے بہت گہرا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اس سورۂ مبارکہ کو اگر عصرِ دجالیت سے ایک نسبت خاص دی ہے تو وہ بلا وجہ نہیں۔ لازم ہے کہ اس سورت کا مطالعہ نبی کریم ﷺ کے انوارِ نبوت کی روشنی میں کیا جائے۔ دجال ایک فرد بھی ہے اور ایک نظام بھی۔ سورۃ الکہف میں اس نظام کے اجزائے ترکیبی کے مظاہر دیکھے جاسکتے ہیں۔ وہ نظر چاہیئے جو تعلیماتِ الہامی کی گہرائیوں میں اتر سکے۔

سورۃ الکہف میں ہمیں تین طرح کے شرک کا ذکر ملتا ہے۔

اصحاب الکہف کے قصے کے اختتام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَلَا يُشْرِكُ فِي حُكْمِهِ أَحَداً ﴾ [۲۶]

''اور وہ اپنی حکومت میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔''

باغ والوں کے قصے میں صاحبِ ایمان کہتا ہے:

﴿ هُوَ اللَّهُ رَبِّي وَلَا أُشْرِكُ بِرَبِّي أَحَداً ﴾ [۳۸]

''وہ اللہ ہی میرا رب ہے اور میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔''

باغ والوں کے قصے ہی میں ناشکر گزار حسرت و یاس کے ساتھ کہتا ہے:

﴿ يَا لَيْتَنِي لَمْ أُشْرِكْ بِرَبِّي أَحَداً ﴾ [۴۲]

''اے کاش! میں اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا۔''

سورۃ الکہف کے اختتام پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ فَمَن كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلاً صَالِحاً وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَداً ﴾ [۱۱۰]

''پس جو کوئی اپنے رب سے ملاقات کا متمنی ہو، اسے چاہیئے کہ عملِ صالح کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔''

یعنی:

(۱) شرکِ حاکمیت (۲) شرکِ ربوبیت اور (۳) شرک عبودیت۔

شرکِ حاکمیت

اللہ ربّ العزت کا تصور حاکمیت یہ ہے کہ وہ ''احکم الحاکمین'' ہے۔ کائنات کا ہر ہر ذرہ اس کے حکم کا پابند اور افلاک کی ہر ہر جہت اس کے فرمان کی محتاج ہے۔ وہ انفس و آفاق کا یکساں مالک ہے۔ اس کی حاکمیت دائمی ہے اور اس دائمی حاکمیت کا تقاضا یہی ہے کہ دنیا میں اس کا حکم نافذ ہو اور اس سے برتر کسی کا حکم نہ ہو۔ چنانچہ یہ اسی وقت ممکن ہے کہ جب ہم ﴿ الیوم اکملت لکم دینکم ﴾ کے دین (نظام) کو نافذ کریں گے۔ چنانچہ دجالی عصر کا ایک بہت بڑا طاغوت نظام الٰہی سے انحراف ہے۔ کمیونزم، سوشلزم، امپریلزم، ڈیموکریسی وغیرہا یہ سب نظام ہیں جو تاحید

حاکمیت سے متصادم ہیں۔ اس وقت ایک ہی نظام ہے جسے رائج کرنے کی پُر زور کوشش کی جارہی ہے حتیٰ کہ افغانستان کے سنگلاخ پہاڑوں اور افریقہ کی افلاس زدہ بستیوں میں بھی اس نظام کے قیام وثبات کی جدوجہد جاری ہے۔ دنیا ڈیڑھ صدی قبل بھی آباد تھی اور بہت پُرسکون تھی کہ ''آزادی'' کی پُر فریب اصطلاح سے آراستہ ایک نظام متعارف کرایا گیا۔ خود اس کے نفاذ کے لیے اس کے ''مخلص علمبرداروں'' نے جبرو استبداد کے کتنے ہی مراحل طے کیے اور کتنوں کی آزادی کو سلب کرلیا۔ انسانیت کو بھوک وافلاس، جنگ و ہلاکت، تشتت وافتراق کا تحفہ دینے والے اس طاغوتی نظام کا نام ہے ''جمہوریت''۔

شرکِ ربوبیت

معرفتِ الٰہی کی پہلی منزل صفتِ ربوبیت کا ادراک ہے۔ ایک مادی معاشرہ اس حِس وادراک سے محروم ہوتا ہے۔ سیکولرازم اس کی پہلی منزل ہے اور انکارِ ربوبیت آخری۔ سیکولر معاشرہ انسان کو ہر طرح کے ضابطوں سے آزاد کر کے جینے کا حق دیتا ہے۔ حتیٰ کہ سیکولر معاشرے میں رہنے والے فرد کو یہ آزادی بھی حاصل ہوتی ہے کہ وہ اللہ کو تسلیم کرے یا نہ کرے اور چاہے تو اس کا مذاق بھی اڑالے۔ انسانی دنیا کی بھیڑ ابھی اس مقام پر نہیں پہنچی کہ اس کی اکثریت ربّ تعالیٰ کے وجود کا انکار کرسکے۔ تاہم یہ ضرور ہے کہ اپنے قول وفعل کے اعتبار سے وہ اس راہ پر گامزن ضرور ہوگئی ہے۔ چنانچہ صفتِ ربوبیت کا انکار کرنے والی سیکولر فکر عصرِ جالیت کا دوسرا بڑا طاغوت ہے۔

شرکِ عبودیت

انسانی فکر وعمل کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جو دائرہ عبودیت سے باہر ہو۔ عبودیت انسان کے ظاہر وباطن پر یکساں محیط ہے۔ سورۂ کہف کی اس آخری آیت میں اللہ تعالیٰ نے واضح کردیا کہ ربّ تعالیٰ سے ملاقات کی امید (یعنی آخرت کا یقین) اور عملِ صالح کا تقاضا عبودیت کے یقینی عناصر ہیں۔ انسان کا ہر عملِ صالح عبودیت میں داخل ہے اور اس کی ہر صفتِ رذیلہ ربّ تعالیٰ کی عبودیت سے متصادم۔ آخرت کا یقین ہی عملِ صالح کی بنیاد ہے۔ انسان مذہب کی پابندیوں اور اخلاق کے ضابطوں کو قبول کرنے کے لیے کیوں آمادہ ہوجاتا ہے کیونکہ جانتا ہے کہ یوم فیصل اسے میزانِ عمل کی آزمائش سے گزرنا ہے۔ آخرت کا یقین ﴿ یرجوا لقاء ربہ ﴾ ہی انسان کو تقاضائے عبودیت کے تسلیم کرنے پر آمادہ کرتی ہے اور اس پر عدم یقین ہی انسان کو ہر طرح کے ضابطوں سے آزاد کر کے نفس پرستی کے قعرِ مذلت میں جا گراتی ہے اور جب پرستشِ نفس کے دام اسیر میں کوئی شخص مبتلا ہوجاتا ہے تو اس کی رذالتوں کی کوئی حد باقی نہیں رہتی۔

آہ، وہ دل کہ جس پر حسرتوں کے داغ ہیں اور آہ، وہ سینہ جو تمناؤں سے معمور ہے۔ جب ایک بار اس کے قدم نفس پرستی کے دلدل میں جا گریں تو اس اسیری سے رہائی ناممکن نہیں تو انتہائی مشکل ضرور ہوجاتی ہے۔ مغرب کی مادر پدر لیے خود کو تیار کیا؟

بیج بوئے بغیر فصل نہیں کاٹی جاسکتی۔ مذہبی جماعتیں معاشرے کو تبدیل کرنے کے لیے تو کردار ادا نہیں کرتیں مگر چاہتی ہیں کہ انہیں عوام منتخب کر کے ایوانوں کی زینت بنادیں۔

ایں خیال است ومحال است وجنوں

....

نصرتِ لاالہ کو

چھوڑا جس علم کو وہ علم پھر اُٹھ چکا ہے
چلو کریں پھر بغاوت وہ علم پھر اُٹھانے

وہ نشانیاں ہوئی پوری جو فرمان ہے نبیﷺ کا
گر تم دیکھو خراساں اُٹھتے لشکر

وہ لشکر اُٹھ چکا ہے گر غور پھر کرو تم
اَسلاف کی تاریخ دیکھو گردن کیوں کٹائی

جو قرآں نے دیا ہے وہ نظام تم دیکھو
یہ نظام نہیں ہمارا یہ طوقِ غلامی

سرزمین ِ انبیاء پر پھر معرکہ سج چکا ہے
فرمان ہے نبیﷺ کا معرکہ اُس میداں میں دیکھو

اُترتے ہیں فرشتے مدد کو تمہارے
یہ وعدہ یہ ہے رب کا فرمان ہے نبیﷺ کا

پھر کود پڑنا ،اس سر زمین انبیاء پر
نظام ِدجالی دیا تصورِ وطنیت

یہ ایسا بُت تراشا،پُوجنے لگے اسے ہی
زارا ہوش کرو جوانوں ،پھر ہوش کر

ٹوٹ پڑیں گے تم پر کفار کے لشکر
ہوگی تمہاری تباہی ، گر تعداد اُن سے بڑھ کر

نشانیاں تم کو بتلائیں گر غور کرو پھر تم
گر ہے ایماں تمہار ہے فرمان نبیﷺ کا

ان حکم اللہ کا نعرہ کرو پھر بلند تم
باندھ کر کفن نکلو نصرت لا الہ کو

سید سعد

''تاریخ عالم کی سب سے بڑی ناانصافیاں میدانِ
جنگ کے بعد عدالت کے ایوانوں میں ہوئی ہیں۔''
مولانا ابوالکلام آزادؒ
''اسلام کسی حال میں بھی جائز نہیں رکھتا کہ مسلمان
آزادی کھوکر زندگی بسر کریں۔
انہیں مرجانا چاہیے یا آزاد رہنا چاہیے۔ تیسری راہ
اسلام میں کوئی نہیں۔''
مولانا ابوالکلام آزادؒ